Japji Sahib

روحانیت کی طرف سفر

اردو ترجمہ

(Urdu Translation)

SikhBookClub.com

SGGSONLINE.COM

گٹکا-جپجی صاحب

1.Japji Sahib--1

جپجی صاحب

2.Ardas---49

دعا.

3.Philosophy For The Journey--------------------------------54

فلسفہ برائے سفر

4.Role Of Women---57

خواتین کا کردار

5. Importance Of Turban---62

.پگڑی کی اہمیت

6.Humility key Essence In Your Journey-------------------64

آپ کے سفر میں عاجزی کلیدی جوہر

This Sewa has been done by Sewadars & SikhBookClub.

This text is only a translation and only gives the essence of the Guru's Divine word. For a more complete understanding, please read the Gurumukhi Sri Guru Granth Sahib Ji. If any errors are noticed, please notify us immediately via email at walnut@gmail.com.

🙏🙏🙏🙏 We are distributing Free Gutkas, Divine message of the Guru globally in all the major languages, To Continue this Monumental task, please donate at https://sggsonline.com/donation

Publisher: SikhBookClub.com

ੴ ਸਤਿ ਨਾਮੁ ਕਰਤਾ ਪੁਰਖੁ ਨਿਰਭਉ ਨਿਰਵੈਰੁ ਅਕਾਲ ਮੂਰਤਿ ਅਜੂਨੀ ਸੈਭੰ ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ॥

رب ایک ہے، جس کا نام 'واجب الوجود' ہے، جو دنیا کا بنانے والا ہے، جو سب میں پھیلا ہوا ہے، ڈر سے پاک ہے، دشمنی جیسی صفت سے خالی ہے، جو وقت اور موت سے پاک ہے۔ (بھاو: وہ جسم جو کبھی ختم نہ ہو)، جو کسی سے پیدا نہیں ہوا ہے، جو اپنے وجود سے روشن ہے اور جو ست گرو کی مہربانی سے حاصل ہوئی ہے۔

॥ ਜਪੁ ॥

منتر کا ورد کرو، (اسے گرو کی آواز کا عنوان بھی مانا گیا ہے۔)

ਆਦਿ ਸਚੁ ਜੁਗਾਦਿ ਸਚੁ ॥

رب کائنات کی تخلیق سے پہلے سچا تھا، زمانوں کے آغاز میں بھی سچا تھا۔

ਹੈ ਭੀ ਸਚੁ ਨਾਨਕ ਹੋਸੀ ਭੀ ਸਚੁ ॥੧॥

اب یہ حال میں بھی موجود ہے، یہ شری گرو نانک دیو جی کا بیان ہے کہ مستقبل میں بھی سچ کی وہی شکل بغیر کسی بناوٹ کے موجود ہوگی۔

ਸੋਚੈ ਸੋਚਿ ਨ ਹੋਵਈ ਜੇ ਸੋਚੀ ਲਖ ਵਾਰ ॥

اگر کوئی لاکھ بار استنجا کرتا رہے، تب بھی اس جسم کے باہری حصے کا دھونا ذہن کی پاکیزگی کا سبب نہیں بن سکتا۔ ذہن کی پاکیزگی کے بغیر رب (واہےگورو) کا غور و فکر بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

ਚੁਪੈ ਚੁਪ ਨ ਹੋਵਈ ਜੇ ਲਾਇ ਰਹਾ ਲਿਵ ਤਾਰ ॥

صرف سوچنے سے انسان اخلاقی اعتبار سے پاکیزہ نہیں ہو سکتا، خواہ مراقبہ کر کے خاموش رہے۔ جب تک دماغ سے جھوٹی برائیاں نہ نکل جائے۔

ਭੁਖਿਆ ਭੁਖ ਨ ਉਤਰੀ ਜੇ ਬੰਨਾ ਪੁਰੀਆ ਭਾਰ ॥

یہ بات مبنی بر حقیقت ہے کہ اگر کوئی شخص دنیا کی تمام چیزوں کے مادے کو کھا لے، تب بھی پیٹ سے بھوکے رہ کر (ورت رکھ کر) روحانی بھوک نہیں مٹا سکتا۔

ਸਹਸ ਸਿਆਣਪਾ ਲਖ ਹੋਹਿ ਤ ਇਕ ਨ ਚਲੈ ਨਾਲਿ ॥

چاہے کسی کے پاس ہزاروں لاکھوں عاقلانہ فکر ہوں؛ لیکن یہ سب مغرور ہونے کی وجہ سے کبھی بھی واہے گرو تک پہنچنے میں مددگار نہیں ہو سکتا۔

ਕਿਵ ਸਚਿਆਰਾ ਹੋਈਐ ਕਿਵ ਕੂੜੈ ਤੁਟੈ ਪਾਲਿ ॥

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر رب کے سامنے سچائی کی کرن کیسے بن سکتی ہے۔ ہمارے اور واہے گرو کے درمیان باطل کی جو دیوار ہے، وہ کیسے ٹوٹ سکتی ہے؟۔

ਹੁਕਮਿ ਰਜਾਈ ਚਲਣਾ ਨਾਨਕ ਲਿਖਿਆ ਨਾਲਿ ॥੧॥

سچی شکل بننے کا طریقہ بتاتے ہوئے، شری گرو نانک دیو جی کہتے ہیں - یہ تخلیق کے آغاز سے ہی لکھا گیا ہے کہ صرف ایک دنیاوی مخلوق ہی خدا کے حکم پر عمل کر کے یہ سب کر سکتی ہے۔

ਹੁਕਮੀ ਹੋਵਨਿ ਆਕਾਰ ਹੁਕਮੁ ਨ ਕਹਿਆ ਜਾਈ ॥

(دنیا کی تخلیق میں) ہر ایک جسم حکم (رب) سے وجود میں آیا ہے، لیکن اس کے حکم کو زبان سے الفاظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

ਹੁਕਮੀ ਹੋਵਨਿ ਜੀਅ ਹੁਕਮਿ ਮਿਲੈ ਵਡਿਆਈ ॥

واہے گرو کے حکم سے (اس سرزمین پر) کئی اقسام کے مخلوقات کی تخلیق ہوتی ہیں، اس کے حکم سے عزت و آبرو (یا اونچ نیچ کا درجہ) حاصل ہوتا ہے۔

ਹੁਕਮੀ ਉਤਮੁ ਨੀਚੁ ਹੁਕਮਿ ਲਿਖਿ ਦੁਖ ਸੁਖ ਪਾਈਅਹਿ ॥

رب (واہے گرو) کے حکم سے ہی انسان کو بہترین زندگی یا بدترین زندگی حاصل ہوتی ہے، اسی کی لکھی ہوئی تقدیر سے انسان خوشی اور غم کا احساس کرتا ہے۔

ਇਕਨਾ ਹੁਕਮੀ ਬਖਸੀਸ ਇਕਿ ਹੁਕਮੀ ਸਦਾ ਭਵਾਈਅਹਿ ॥

واہے گرو کے حکم سے ہی کئی جان داروں کو فضل و احسان ملتا ہے، بہت سے اس کے حکم سے شش وپنج کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں۔

ਹੁਕਮੈ ਅੰਦਰਿ ਸਭੁ ਕੋ ਬਾਹਰਿ ਹੁਕਮ ਨ ਕੋਇ ॥

سب کچھ اسی عظیم قدرت والی ہستی کے ماتحت ہی رہتی ہے، دنیا کا کوئی کام اس سے باہر نہیں ہے۔

ਨਾਨਕ ਹੁਕਮੈ ਜੇ ਬੁਝੈ ਤ ਹਉਮੈ ਕਹੈ ਨ ਕੋਇ ॥੨॥

اے نانک ! اگر انسان اس رب کے حکم کو خوش دلی سے جان لے، تو کوئی بھی مغرور 'انا' کی ضد میں نہیں رہے گا۔ کیوں کہ یہ انا پرستی دنیا کے شان و شوکت میں پھنسے انسانوں کو واہے گرو کے قریب نہیں ہونے دیتی۔

ਗਾਵੈ ਕੋ ਤਾਣੁ ਹੋਵੈ ਕਿਸੈ ਤਾਣੁ ॥

(صرف رب کے فضل و کرم سے ہی) جس کسی کے پاس روحانی طاقت ہے وہ اس (قادر مطلق رب) کی طاقت کی شان کو بیان کر سکتا ہے۔

ਗਾਵੈ ਕੋ ਦਾਤਿ ਜਾਣੈ ਨੀਸਾਣੁ ॥

کوئی اس کی طرف سے عطا کی ہوئی نعمتوں کو (اس کی) مہربانی سمجھ کر اس کی شہرت کی تعریف کر رہا ہے۔

ਗਾਵੈ ਕੋ ਗੁਣ ਵਡਿਆਈਆ ਚਾਰ ॥

کوئی جان دار اس کی ناقابل بیان خصوصیات اور عظمت و جلال کی تعریف کر رہا ہے۔

ਗਾਵੈ ਕੋ ਵਿਦਿਆ ਵਿਖਮੁ ਵੀਚਾਰੁ ॥

کوئی اس کے متضاد خیالات (علم) کے ذریعے اظہار کرہا ہے۔

ਗਾਵੈ ਕੋ ਸਾਜਿ ਕਰੇ ਤਨੁ ਖੇਹ ॥

کوئی پیدا کرنے والے اور برباد کرنے والے خدا کی شکل جان کر اس کی تعریف کرتا ہے۔

ਗਾਵੈ ਕੋ ਜੀਅ ਲੈ ਫਿਰਿ ਦੇਹ ॥

کوئی اس کی اس طرح تعریف بیان کرتا ہے کہ اسے اعلیٰ عہدے پر فائز کر پھر واپس لے لیتا ہے۔

ਗਾਵੈ ਕੋ ਜਾਪੈ ਦਿਸੈ ਦੂਰਿ ॥

کوئی جان دار اس غیر متشکل رب کو خود سے دور جان کر اس کی شان گاتا ہے۔

ਗਾਵੈ ਕੋ ਵੇਖੈ ਹਾਦਰਾ ਹਦੂਰਿ ॥

کوئی اسے اپنے جسم کا حصہ جان کر اس کی شان میں گانا گاتا ہے۔

ਕਥਨਾ ਕਥੀ ਨ ਆਵੈ ਤੋਟਿ ॥

بہت سے لوگوں نے ان کی شہرت کی بات کی ہے، لیکن پھر انتہا نہیں ہوا۔

ਕਥਿ ਕਥਿ ਕਥੀ ਕੋਟੀ ਕੋਟਿ ਕੋਟਿ ॥

کروڑوں انسان نے اس کی خوبیاں بیان کی ہیں، پھر بھی اس کی اصلی شکل تک رسائی حاصل نہیں ہو سکی۔

ਦੇਦਾ ਦੇ ਲੈਦੇ ਥਕਿ ਪਾਹਿ ॥

واہے گرو غریب نواز بن کر انسان کے جسمانی مادہ میں نہ تھکنے والی طاقت دیتا ہی جارہا ہے؛ (لیکن) انسان اسے لیتے ہوئے تھک جاتا ہے۔

ਜੁਗਾ ਜੁਗੰਤਰਿ ਖਾਹੀ ਖਾਹਿ ॥

تمام انسان زمانوں سے ان چیزوں سے لطف اندوز ہوتے آرہے ہیں۔

ਹੁਕਮੀ ਹੁਕਮੁ ਚਲਾਏ ਰਾਹੁ ॥

واہے گرو کی مرضی سے ہی (پوری سرزمین کے) راستے چل رہے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਵਿਗਸੈ ਵੇਪਰਵਾਹੁ ॥੩॥

شری گرو نانک دیو جی، روئے زمین کی مخلوق کو متنبہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ رب (واہے گرو) بے فکر ہو کر (اس دنیا کے انسانوں پر) ہمیشہ خوش رہتے ہیں۔

ਸਾਚਾ ਸਾਹਿਬੁ ਸਾਚੁ ਨਾਇ ਭਾਖਿਆ ਭਾਉ ਅਪਾਰੁ ॥

وہ رب (جو غیر متشکل ہے) اپنے سچے نام کے ساتھ خود بھی سچا ہے، اس (سچے اور سچے نام والے) کو محبت کرنے والے ہی غیر محدود کہتے ہیں۔

ਆਖਹਿ ਮੰਗਹਿ ਦੇਹਿ ਦੇਹਿ ਦਾਤਿ ਕਰੇ ਦਾਤਾਰੁ ॥

(تمام دیوتا، راکشس، انسان اور جانور وغیرہ) جان دار کہتے رہتے ہیں، مانگتے رہتے ہیں، (مادی چیزیں) دے دے کرتے ہیں، وہ عطا کرنے والا (رب) سبھی کو دیتا ہی رہتا ہے۔

ਫੇਰਿ ਕਿ ਅਗੈ ਰਖੀਐ ਜਿਤੁ ਦਿਸੈ ਦਰਬਾਰੁ ॥

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ (جس طرح دوسرے راجا مہاراجوں کے لیے کچھ ہدیہ و تحفہ لے کر جاتے ہیں، ویسے ہی) اس کامل رب کی بارگاہ میں کون سا تحفہ لے جایا جائے؛ تاکہ اس کا دروازہ آسانی سے نظر آئے؟

ਮੁਹੌ ਕਿ ਬੋਲਣੁ ਬੋਲੀਐ ਜਿਤੁ ਸੁਣਿ ਧਰੇ ਪਿਆਰੁ ॥

ان کی زبان سے کیسی تعریف کی جائے کہ وہ پاور فل (واہے گرو) ہمیں محبت کا پرساد عطا کرے۔

ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਵੇਲਾ ਸਚੁ ਨਾਉ ਵਡਿਆਈ ਵੀਚਾਰੁ ॥

گرو مہاراج اس سوال کا جواب واضح کرتے ہیں کہ صبح سویرے (چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک) (جس وقت انسانوں کا دماغ عام طور پر دنیاوی الجھنوں سے خالی ہوتا ہے) اس سچے نام والے واہے گرو کے نام کو یاد کریں اور ان کی شان گائیں، تب ہی آپ کو اس کی محبت حاصل ہو سکتی ہے۔

ਕਰਮੀ ਆਵੈ ਕਪੜਾ ਨਦਰੀ ਮੋਖੁ ਦੁਆਰੁ ॥

(اگر وہ اس سے خوش ہو جائے تو) گرو جی بتاتے ہیں کہ صرف عمل سے ایک جاندار کو یہ بدنی کپڑا ملتا ہے یعنی انسان کی پیدائش، اس سے نجات نہیں ملتی، نجات حاصل کرنے کے لیے اس کے نظر کرم کی ضرورت ہوتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਏਵੈ ਜਾਣੀਐ ਸਭੁ ਆਪੇ ਸਚਿਆਰੁ ॥੪॥

اے نانک ! اس قسم کا ادراک کرو کہ وہ حقیقی شکل، بے شکل ہی سب کچھ ہے، اس سے انسان کے تمام شکوک و شبہات مٹ جائیں گے۔

ਥਾਪਿਆ ਨ ਜਾਇ ਕੀਤਾ ਨ ਹੋਇ ॥

وہ رب کسی کے ذریعے مورتی کی شکل میں قائم نہیں جا سکتا اور نہ ہی بنایا جا سکتا ہے۔

ਆਪੇ ਆਪਿ ਨਿਰੰਜਨੁ ਸੋਇ ॥

وہ ہر چیز سے بالاتر ہو کر خود سے روشن ہے۔

ਜਿਨਿ ਸੇਵਿਆ ਤਿਨਿ ਪਾਇਆ ਮਾਨੁ ॥

جس شخص نے بھی اس واہے گرو کا نام یاد کیا ہے، اس نے اس کے دربار میں عزت و احترام پایا ہے۔

ਨਾਨਕ ਗਾਵੀਐ ਗੁਣੀ ਨਿਧਾਨੁ ॥

شری گرو نانک دیو جی کا بیان ہے کہ ان لا محدود خوبیوں کے غیر متشکل رب کی عبادت کرنی چاہیے۔

ਗਾਵੀਐ ਸੁਣੀਐ ਮਨਿ ਰਖੀਐ ਭਾਉ ॥

اس کی تعریف کرتے ہوئے، تعریف سنتے ہوئے، اس کے لیے اپنے دل میں تعظیم و تکریم برقرار رکھیں۔

ਦੁਖੁ ਪਰਹਰਿ ਸੁਖੁ ਘਰਿ ਲੈ ਜਾਇ ॥

ایسا کرنے سے دکھ درد ختم ہو کر گھر میں خوشیوں کا ٹھکانہ بن جاتا ہے۔

ਗੁਰਮੁਖਿ ਨਾਦੰ ਗੁਰਮੁਖਿ ਵੇਦੰ ਗੁਰਮੁਖਿ ਰਹਿਆ ਸਮਾਈ ॥

گرو کی زبان سے نکلا ہوا لفظ ہی ویدوں کا علم ہے، اسی علم کی تعلیم ہر جگہ موجود ہے۔

ਗੁਰੁ ਈਸਰੁ ਗੁਰੁ ਗੋਰਖੁ ਬਰਮਾ ਗੁਰੁ ਪਾਰਬਤੀ ਮਾਈ ॥

گرو ہی شِو، وِشنو، برہما اور ماں پاروتی ہے؛ کیونکہ گرو سُپر پاور ہے۔

ਜੇ ਹਉ ਜਾਣਾ ਆਖਾ ਨਾਹੀ ਕਹਣਾ ਕਥਨੁ ਨ ਜਾਈ ॥

اگر میں اُس رب کی صفات اعلیٰ اور گُن کے بارے میں جانتا بھی ہوں تب بھی اسے بیان نہیں کر سکتا، کیونکہ اسے بیان کیا ہی نہیں جا سکتا۔

ਗੁਰਾ ਇਕ ਦੇਹਿ ਬੁਝਾਈ ॥

اے سچے گرو! صرف مجھے یہی سمجھا دو کی

ਸਭਨਾ ਜੀਆ ਕਾ ਇਕੁ ਦਾਤਾ ਸੋ ਮੈ ਵਿਸਰਿ ਨ ਜਾਈ ॥੫॥

جو تمام جان داروں کو روزی دینے والا ہے، میں کبھی بھی اسے نہیں بھول پاؤں ۔

ਤੀਰਥਿ ਨਾਵਾ ਜੇ ਤਿਸੁ ਭਾਵਾ ਵਿਣੁ ਭਾਣੇ ਕਿ ਨਾਇ ਕਰੀ ॥

تیرتھ غسل بھی اسی شکل میں کیا جا سکتا ہے، جب یہ عمل اسے منظور ہو، میں اس غیر متشکل رب کی مرضی کے بغیر تیرتھ غسل کر کے کیا کروں گا، کیونکہ پھر تو یہ سب بے معنی ہی ہوگا۔

ਜੇਤੀ ਸਿਰਠਿ ਉਪਾਈ ਵੇਖਾ ਵਿਣੁ ਕਰਮਾ ਕਿ ਮਿਲੈ ਲਈ ॥

اس خالق کی تخلیق کی ہوئی جتنی بھی مخلوق زمین میں دیکھتا ہوں، اس میں اعمال کے بنا نہ کوئی جان دار کچھ حاصل کرتا ہے اور نہ ہی اسے کچھ ملتا ہے۔

ਮਤਿ ਵਿਚਿ ਰਤਨ ਜਵਾਹਰ ਮਾਣਿਕ ਜੇ ਇਕ ਗੁਰ ਕੀ ਸਿਖ ਸੁਣੀ ॥

اگر سچے گرو کا صرف ایک علم حاصل کر لیا جائے، تو انسانی حیاتیات کی عقل قیمتی پتھر، جواہرات اور یاقوت جیسے مواد سے بھر جائے گی۔

ਗੁਰਾ ਇਕ ਦੇਹਿ ਬੁਝਾਈ ॥

اے گروجی! مجھے صرف اس کا ادراک کروا دو کی

ਸਭਨਾ ਜੀਆ ਕਾ ਇਕੁ ਦਾਤਾ ਸੋ ਮੈ ਵਿਸਰਿ ਨ ਜਾਈ ॥੬॥

دنیا کی ہر ایک مخلوقات کو عطا کرنے والا غیر متشکل رب مجھے بھولا نہ ہو۔

ਜੇ ਜੁਗ ਚਾਰੇ ਆਰਜਾ ਹੋਰ ਦਸੂਣੀ ਹੋਇ ॥

اگر کوئی انسان یا یوگی کی یوگ مراقبہ کر کے چار یوگوں سے دس گنا زیادہ یعنی چالیس یوگوں کی عمر ہو جائے۔

ਨਵਾ ਖੰਡਾ ਵਿਚਿ ਜਾਣੀਐ ਨਾਲਿ ਚਲੈ ਸਭੁ ਕੋਇ ॥

اس روئے زمین کے نو حصوں میں اس کی شہرت ہو، جس کا ذکر افسانوی صحیفوں میں درج ہے(ایلاوریٹ، کن پروش، بھدر، بھارت، کیتومال، ہری، ہیرنیا، رمیا اور کُش) سب اس کے احترام میں ساتھ چلیں۔

ਚੰਗਾ ਨਾਉ ਰਖਾਇ ਕੈ ਜਸੁ ਕੀਰਤਿ ਜਗਿ ਲੇਇ ॥

دنیا میں نامور انسان ہن کر اپنی فضل کا گیت گاتے رہو

ਜੇ ਤਿਸੁ ਨਦਰਿ ਨ ਆਵਈ ਤ ਵਾਤ ਨ ਪੁਛੈ ਕੇ ॥

اگر غیر متشکل واہے گرو کی رحم و کرم کے سائے میں وہ انسان نہیں آتا، تو کوئی بھی اس کی رحمت کا سوال نہ کرتا۔

ਕੀਟਾ ਅੰਦਰਿ ਕੀਟੁ ਕਰਿ ਦੋਸੀ ਦੋਸੁ ਧਰੇ ॥

اتنی عزت و تکریم کے باوجود بھی اسے شخص کو ایک چھوٹا سا کیڑا سمجھا جاتا ہے، یعنی رب کے سامنے کیڑے مکوڑوں سے بھی کمتر، جرم کرنے والا بھی اسے مجرم ہی سمجھے گا۔

ਨਾਨਕ ਨਿਰਗੁਣਿ ਗੁਣੁ ਕਰੇ ਗੁਣਵੰਤਿਆ ਗੁਣੁ ਦੇ ॥

گرو نانک جی نے کہا ہے کہ وہ بے باک انسانوں کو لامحدود طاقت دیتا ہے اور نیک انسانوں کو زیادہ نیک بناتا ہے۔

ਤੇਹਾ ਕੋਇ ਨ ਸੁਝਈ ਜਿ ਤਿਸੁ ਗੁਣੁ ਕੋਇ ਕਰੇ ॥੭॥

لیکن ایسا کوئی اور نظر نہیں آتا، جو ان خوبیوں سے بھرپور رب کو کوئی خوبی عطا کرے۔

ਸੁਣਿਐ ਸਿਧ ਪੀਰ ਸੁਰਿ ਨਾਥ ॥

رب کا نام سننے یعنی اس کی شہرت میں اپنے دل کو لگانے کی وجہ سے ہی سدھ، پیر، دیو اور ناتھ وغیرہ نے بلند درجہ حاصل کیا ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਧਰਤਿ ਧਵਲ ਆਕਾਸ ॥

نام سننے سے ہی زمین اس کو تھامنے والے بیل (مذہبی متون کے مطابق دھولہ بیل جس نے اس زمین کو اپنے سینگوں پر اٹھا رکھا ہے۔) اور آسمان کے استحکام کی طاقت کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਦੀਪ ਲੋਅ ਪਾਤਾਲ ॥

نام سننے سے شلملی، کرونچہ، جمبو، پالک وغیرہ سات جزیرے: بھُو بھَو، سَو وغیرہ، چودہ جہانیں: اتل، وی تل، سُوتل وغیرہ اور سات جہانوں کی قربت حاصل ہوتی ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਪੋਹਿ ਨ ਸਕੈ ਕਾਲੁ ॥

وقت بھی نام سننے والے کو چھو نہیں سکتا۔

ਨਾਨਕ ਭਗਤਾ ਸਦਾ ਵਿਗਾਸੁ ॥

اے نانک ! رب کے عقیدت مندوں میں ہمیشہ خوشی کی روشنی رہتی ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਦੂਖ ਪਾਪ ਕਾ ਨਾਸੁ ॥੮॥

واہے گرو کا نام سننے سے تمام دکھ اور برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

ਸੁਣਿਐ ਈਸਰੁ ਬਰਮਾ ਇੰਦੁ ॥

شیو، برہما اور اندرا وغیرہ کو رب کا نام سن کر ہی اعلیٰ درجہ حاصل ہوا ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਮੁਖਿ ਸਾਲਾਹਣ ਮੰਦੁ ॥

سست لوگ یعنی برا کام کرنے والے انسان بھی صرف نام سن کر ہی قابل تعریف بن جاتے ہیں۔

ਸੁਣਿਐ ਜੋਗ ਜੁਗਤਿ ਤਨਿ ਭੇਦ ॥

نام کے ساتھ شامل ہونے سے یوگا اور جسم کے وشدھ، منی پورہ، مولادھرا وغیرہ کے راز کا ادراک ہوجاتا ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਸਾਸਤ ਸਿਮ੍ਰਿਤਿ ਵੇਦ ॥

نام سننے سے، شاستروں، (اعداد و شمار یوگ، انصاف وغیرہ)، ستائیس اسمرتیوں (منو، یاگی ولکے اسمرتی وغیرہ) اور چاروں ویدوں کا علم حاصل ہوتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਭਗਤਾ ਸਦਾ ਵਿਗਾਸੁ ॥

اے نانک ! سنتوں کے دلوں میں ہمیشہ خوشی کی روشنی رہتی ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਦੂਖ ਪਾਪ ਕਾ ਨਾਸੁ ॥੯॥

واہے گرو کا نام سننے سے تمام دکھ اور برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

ਸੁਣਿਐ ਸਤੁ ਸੰਤੋਖੁ ਗਿਆਨੁ ॥

نام سننے سے انسان سچائی، اطمینان اور علم جیسی بنیادی باتوں کو جانتا ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਅਠਸਠਿ ਕਾ ਇਸਨਾਨੁ ॥

سب سے بہترین سفر اڑسٹھ تیرتھوں کا غسل ہے، جو نام کے سننے سے حاصل ہوتا ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਪੜਿ ਪੜਿ ਪਾਵਹਿ ਮਾਨੁ ॥

غیر متشکل واہے گرو کا نام سن کر جو شخص اسے بار بار زبان سے ذکر کرے،تو اسے شخص کو رب کے دربار میں عزت حاصل ہوتی ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਲਾਗੈ ਸਹਜਿ ਧਿਆਨੁ ॥

نام سننے سے انسان آسانی سے یادِ رب میں غرق ہو جاتا ہے ، اس سبب سے روحانی تزکیہ اور علم حاصل ہوتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਭਗਤਾ ਸਦਾ ਵਿਗਾਸੁ ॥

اے نانک ! رب کے بندوں کے لیے روحانی خوشی کی روشنی ہمیشہ رہتی ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਦੂਖ ਪਾਪ ਕਾ ਨਾਸੁ ॥੧੦॥

رب کا نام سننے سے تمام دکھ اور برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

ਸੁਣਿਐ ਸਰਾ ਗੁਣਾ ਕੇ ਗਾਹ ॥

نام سن کر، کوئی بھی خوبیوں کے سمندر شری ہری میں جذب ہو سکتا ہے، ۔

ਸੁਣਿਐ ਸੇਖ ਪੀਰ ਪਾਤਿਸਾਹ ॥

نام سننے کے اثر سے ہی شیخ،پیر اور بادشاہ اپنے عہدوں پر مکرم ہیں۔

ਸੁਣਿਐ ਅੰਧੇ ਪਾਵਹਿ ਰਾਹੁ ॥

غیر تعلیم یافتہ انسان واہے گرو کا نام سن کر ہی اس کی بندگی کا راستہ حاصل کر سکتا ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਹਾਥ ਹੋਵੈ ਅਸਗਾਹੁ ॥

اس دنیا کے سمندر کی بے حد گہرائی کو جان پانا بھی نام سننے کی طاقت سے ممکن ہو سکتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਭਗਤਾ ਸਦਾ ਵਿਗਾਸੁ ॥

اے نانک ! اچھے آدمیوں کے اندر میں ہمیشہ خوشی کی روشنی رہتی ہے۔

ਸੁਣਿਐ ਦੂਖ ਪਾਪ ਕਾ ਨਾਸੁ ॥੧੧॥

واہے گرو کا نام سننے سے تمام دکھ اور برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

ਮੰਨੇ ਕੀ ਗਤਿ ਕਹੀ ਨ ਜਾਇ ॥

اس غیر متشکل رب کا نام سن کر اسے ماننے والے یعنی اسے اپنے دل میں بسانے والے انسان کی حالت بیان نہیں کی جا سکتی۔

ਜੇ ਕੋ ਕਹੈ ਪਿਛੈ ਪਛੁਤਾਇ ॥

جو بھی اس کی حیثیت و طاقت کی تفتیش میں پڑتا ہے، تو اسے آخر میں کف افسوس ملنا پڑتا ہے؛ کیونکہ یہ سچ کر لینا آسان نہیں ہے، ایسی کوئی تخلیق نہیں جو نام سے ملنے والی خوشی کو ظاہر کر سکے۔

ਕਾਗਦਿ ਕਲਮ ਨ ਲਿਖਣਹਾਰੁ ॥

اگر اسے مرحلے کو قلم بند کیا بھی جائے، تو اس کے لیے نہ گاغذ ہے نہ قلم اور نہ کوئی نرالا لکھنے والا۔

ਮੰਨੇ ਕਾ ਬਹਿ ਕਰਨਿ ਵੀਚਾਰੁ ॥

جو واہے گورو میں جذب ہونے والے کا سوچ کر سکے

ਐਸਾ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਹੋਇ ॥

رب کا نام سب سے اچھا اور کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔

ਜੇ ਕੋ ਮੰਨਿ ਜਾਣੈ ਮਨਿ ਕੋਇ ॥੧੨॥

اگر کوئی اسے اپنے دل میں بسا کر اس کے بارے میں سوچے۔

ਮੰਨੈ ਸੁਰਤਿ ਹੋਵੈ ਮਨਿ ਬੁਧਿ ॥

واہے گرو کا نام سن کر اس پر غور و فکر کرنے سے دل و دماغ میں اس کی کثیر محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

ਮੰਨੈ ਸਗਲ ਭਵਣ ਕੀ ਸੁਧਿ ॥

غور و فکر کرنے سے ساری مخلوق کا علم حاصل ہوتا ہے۔

ਮੰਨੈ ਮੁਹਿ ਚੋਟਾ ਨਾ ਖਾਇ ॥

غور و فکر کرنے والا انسان کبھی دنیاوی پریشانیوں یا آخرت میں واہے گرو کے عذاب سے دوچار نہیں ہوتا۔

ਮੰਨੈ ਜਮ ਕੈ ਸਾਥਿ ਨ ਜਾਇ ॥

غور و فکر کرنے والا انسان آخرت میں رب کے ساتھ جہنم میں نہیں جاتا؛ بلکہ دیوتاؤں کے ساتھ جنت میں جاتا ہے۔

ਐਸਾ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਹੋਇ ॥

واہے گرو کا نام سب سے اچھا اور کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔

ਜੇ ਕੋ ਮੰਨਿ ਜਾਣੈ ਮਨਿ ਕੋਇ ॥੧੩॥

انسان کو چاہیے کہ اسے اپنے دل میں بسا کر اس کے بارے میں غور و فکر کرے۔

ਮੰਨੈ ਮਾਰਗਿ ਠਾਕ ਨ ਪਾਇ ॥

واہے گرو کے نام پر غور و فکر کرنے والے انسان کی راہ میں کسی بھی قسم کا کوئی رکاوٹ نہیں آتا۔

ਮੰਨੈ ਪਤਿ ਸਿਉ ਪਰਗਟੁ ਜਾਇ ॥

غور و فکر کرنے والا انسان دنیا میں لوگوں کے لیے اثر انداز ہوتا ہے۔

ਮੰਨੈ ਮਗੁ ਨ ਚਲੈ ਪੰਥੁ ॥

ایسا شخص کسی جھگڑے یا فرقہ واریت کو پیچھے چھوڑ کر مذہب کے راستے پر چلتا ہے۔

ਮੰਨੈ ਧਰਮ ਸੇਤੀ ਸਨਬੰਧੁ ॥

غور و فکر کرنے والے انسان کا مذہبی سرگرمیوں سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔

ਐਸਾ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਹੋਇ ॥

واہے گرو کا نام سب سے اچھا اور کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔

ਜੇ ਕੋ ਮੰਨਿ ਜਾਣੈ ਮਨਿ ਕੋਇ ॥੧੪॥

انسان کو چاہیے کہ اسے اپنے دل میں بسا کر اس کے بارے میں غور و فکر کرے۔

ਮੰਨੈ ਪਾਵਹਿ ਮੋਖੁ ਦੁਆਰੁ ॥

رب کے نام پر غور کرنے والا انسان نجات کے دروازے کو حاصل کر لیتے ہیں۔

ਮੰਨੈ ਪਰਵਾਰੈ ਸਾਧਾਰੁ ॥

غور کرنے والے اپنے تمام گھر والوں کو بھی اس نام کی پناہ دیتے ہیں۔

ਮੰਨੈ ਤਰੈ ਤਾਰੇ ਗੁਰੁ ਸਿਖ ॥

غور و فکر کرنے والا گور سکھ خود تو اس عالمی سمندر کو پار کرتا ہی ہے اور دوسرے ساتھیوں کو بھی پار کروا دیتا ہے۔

ਮੰਨੈ ਨਾਨਕ ਭਵਹਿ ਨ ਭਿਖ ॥

اے نانک ! غور و فکر کرنے والا انسان در در کا بھکاری نہیں بنتا۔

ਐਸਾ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਹੋਇ ॥

واہے گرو کا نام سب سے اچھا اور کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔

ਜੇ ਕੋ ਮੰਨਿ ਜਾਣੈ ਮਨਿ ਕੋਇ ॥੧੫॥

انسان کو چاہیے کہ اسے اپنے دل میں بسا کر اس کے بارے میں غور و فکر کرے۔

ਪੰਚ ਪਰਵਾਣ ਪੰਚ ਪਰਧਾਨੁ ॥

جن لوگوں نے واہے گرو کے نام کا ذکر کیا ہے، وہ بلند پایہ اولیاء رب کے دربار میں قبول ہوئے ہیں، وہی وہاں سر بلند ہیں۔

ਪੰਚੇ ਪਾਵਹਿ ਦਰਗਹਿ ਮਾਨੁ ॥

ایسے گناہوں سے پاک انسان واہے گرو کے دربار میں عزت پاتے ہیں۔

ਪੰਚੇ ਸੋਹਹਿ ਦਰਿ ਰਾਜਾਨੁ ॥

ایسے نیک آدمی شاہی دربار میں قابلِ احترام ہوتے ہیں۔

ਪੰਚਾ ਕਾ ਗੁਰੁ ਏਕੁ ਧਿਆਨੁ ॥

نیک آدمی کی توجہ اسی ایک ست گرو (رب) میں ہی لگی رہتی ہے۔

ਜੇ ਕੋ ਕਹੈ ਕਰੈ ਵੀਚਾਰੁ ॥

اگر کوئی شخص اس خالق کے بارے میں کہنا چاہے یا اس کی تخلیق کو شمار کرنا چاہے۔

ਕਰਤੇ ਕੈ ਕਰਣੈ ਨਾਹੀ ਸੁਮਾਰੁ ॥

تو اس خالق کی قدرت کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔

ਧੌਲੁ ਧਰਮੁ ਦਇਆ ਕਾ ਪੂਤੁ ॥

واہے گرو کے ذریعہ بنائی گئی کی مذہبی ڈھانچے کو ورشب (دھولا بیل) نے اپنے اوپر ٹکا کر رکھا ہے، جو کہ رحم کا بیٹا ہے؛ (کیونکہ ذہن میں ہمدردی ہوگی، تب ہی اس انسان سے دھرم کا کام ممکن ہوگا۔)

ਸੰਤੋਖੁ ਥਾਪਿ ਰਖਿਆ ਜਿਨਿ ਸੂਤਿ ॥

جو صبر و قناعت کے دھاگے سے بندھا ہوا ہے۔

ਜੇ ਕੋ ਬੁਝੈ ਹੋਵੈ ਸਚਿਆਰੁ ॥

اگر کوئی رب کے اس اَسرار کو جان لے، تو وہ مخلص ہو سکتا ہے۔

ਧਵਲੈ ਉਪਰਿ ਕੇਤਾ ਭਾਰੁ ॥

کتنا بوجھ ہے، وہ کتنا بوجھ اٹھانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ਧਰਤੀ ਹੋਰੁ ਪਰੈ ਹੋਰੁ ਹੋਰੁ ॥

کیونکہ خالق نے اس سرزمین پر جو کچھ پیدا کیا ہے، وہ پوشیدہ ہے، لا محدود ہے۔

ਤਿਸ ਤੇ ਭਾਰੁ ਤਲੈ ਕਵਣੁ ਜੋਰੁ ॥

پھر اس بیل کا بوجھ کس طاقت پر منحصر ہے۔

ਜੀਅ ਜਾਤਿ ਰੰਗਾ ਕੇ ਨਾਵ ॥

خالق کی اس تخلیق میں کئی ذاتیاں، رنگوں اور مختلف نام سے مشہور لوگ موجود ہیں۔

ਸਭਨਾ ਲਿਖਿਆ ਵੁੜੀ ਕਲਾਮ ॥

جس کے ذہن و دماغ پر واہے گرو کے حکم سے چلنے والی قلم سے اعمال کا حساب لکھا گیا ہے۔

ਏਹੁ ਲੇਖਾ ਲਿਖਿ ਜਾਣੈ ਕੋਇ ॥

لیکن اگر کوئی عام آدمی اس عمل کو لکھنے کی بات کہے تو

ਲੇਖਾ ਲਿਖਿਆ ਕੇਤਾ ਹੋਇ ॥

اسے یہ بھی معلوم نہیں ہو سکے گا کہ حساب کتنا لکھا جائے گا۔

ਕੇਤਾ ਤਾਣੁ ਸੁਆਲਿਹੁ ਰੂਪੁ ॥

لکھنے والے اس رب میں کتنی طاقت ہوگی، اس کی شکل کتنی حسین ہے۔

ਕੇਤੀ ਦਾਤਿ ਜਾਣੈ ਕੌਣੁ ਕੂਤੁ ॥

وہ کتنا سخی ہے، اس کا پورا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

ਕੀਤਾ ਪਸਾਉ ਏਕੋ ਕਵਾਉ ॥

اس نرالی ذات کے صرف ایک لفظ سے پوری دنیا وجود میں آئی ہے۔

ਤਿਸ ਤੇ ਹੋਏ ਲਖ ਦਰੀਆਉ ॥

اُسی ایک لفظ کے حکم سے اس دنیا میں بہت سے جان دار اور دوسرے مادے بہنے لگے ہیں۔

ਕੁਦਰਤਿ ਕਵਣ ਕਹਾ ਵੀਚਾਰੁ ॥

اس لیے مجھ میں اتنی عقل کہاں کہ میں اُس ناقابلِ بیان رب کی قدرت پر غور کر سکوں؟

ਵਾਰਿਆ ਨ ਜਾਵਾ ਏਕ ਵਾਰ ॥

اے لامحدود شکلوں والے ! میں آپ پر ایک بار بھی قربان ہونے کے لائق نہیں ہوں۔

ਜੋ ਤੁਧੁ ਭਾਵੈ ਸਾਈ ਭਲੀ ਕਾਰ ॥

جو آپ کو اچھا لگتا ہے، وہی کام بہترین ہے۔

ਤੂ ਸਦਾ ਸਲਾਮਤਿ ਨਿਰੰਕਾਰ ॥੧੬॥

اے نرالی ذات ! اے لا مکان ! تیرا وجود ہمیشہ ہمیش سے ہے۔

ਅਸੰਖ ਜਪ ਅਸੰਖ ਭਾਉ ॥

اس دنیا میں اَن گنت لوگ خالق کو پکارا کرتے ہیں، بے شمار لوگ اس سے محبت کرنے والے ہیں۔

ਅਸੰਖ ਪੂਜਾ ਅਸੰਖ ਤਪ ਤਾਉ ॥

بے شمار لوگ اس کی پوجا کرتے ہیں، بے شمار لوگ اپنے جسم کو تھکا کر اس رب کی طرف دھیان لگاتے ہیں۔

ਅਸੰਖ ਗਰੰਥ ਮੁਖਿ ਵੇਦ ਪਾਠ ॥

بے شمار لوگ منہ سے مذہبی کتابوں اور ویدوں کی تلاوت کر رہے ہیں۔

ਅਸੰਖ ਜੋਗ ਮਨਿ ਰਹਹਿ ਉਦਾਸ ॥

بے شمار لوگ یوگ میں جذب رہ کر مَن کو دنیاوی لگاؤ سے پاک رکھتے ہیں۔

ਅਸੰਖ ਭਗਤ ਗੁਣ ਗਿਆਨ ਵੀਚਾਰ ॥

بے شمار ایسے عقیدت مندہیں، جو اس خوبیوں والے رب کی خوبیوں پر غور و فکر کر کے علم حاصل کرتے ہیں۔

ਅਸੰਖ ਸਤੀ ਅਸੰਖ ਦਾਤਾਰ ॥

بے شمار انسان سچائیوں کو جاننے والے یا خدمت خلق کے راستے پر چلنے والے یا صدقہ و خیرات کرنے والے ہوتے ہیں۔

ਅਸੰਖ ਸੂਰ ਮੁਹ ਭਖ ਸਾਰ ॥

لاتعداد جنگجو جنگ کے میدان میں دشمن کا سامنا کرتے ہوئے ہتھیاروں کی مار برداشت کرتے ہیں۔

ਅਸੰਖ ਮੋਨਿ ਲਿਵ ਲਾਇ ਤਾਰ ॥

اَن گنت انسان، خاموشی اپنا کر واہے گرو کی عبادت میں خود کو غرق کردیتے ہیں۔

ਕੁਦਰਤਿ ਕਵਣ ਕਹਾ ਵੀਚਾਰੁ ॥

اس لیے مجھ میں اتنی عقل کہاں کہ میں اُس ناقابلِ بیان واہے گرو کی قدرت پر غور و فکر کرسکوں؟

ਵਾਰਿਆ ਨ ਜਾਵਾ ਏਕ ਵਾਰ ॥

اے لامحدود شکلوں والے ! میں آپ پر ایک بار بھی قربان ہونے کے قابل نہیں ہوں۔

ਜੋ ਤੁਧੁ ਭਾਵੈ ਸਾਈ ਭਲੀ ਕਾਰ ॥

جو آپ کو بہتر لگتا ہے، وہی کام اچھا ہے۔

ਤੂ ਸਦਾ ਸਲਾਮਤਿ ਨਿਰੰਕਾਰ ॥੧੭॥

اے نرالی ذات ! اے لا مکان ! تیرا وجود ہمیشہ ہمیش سے ہے۔

ਅਸੰਖ ਮੂਰਖ ਅੰਧ ਘੋਰ ॥

اس دنیا میں بے شمار انسان شک و شبہ میں پڑا ہوا ہے اور جہالت کے گھٹاٹوپ اندھیرے میں ہے۔

ਅਸੰਖ ਚੋਰ ਹਰਾਮਖੋਰ ॥

بے شمار انسان چور اور ایسی چیز کھاتے ہیں، جو کھانا نہیں چاہیے، (جو دوسروں کا مال چُرا کر کھاتے ہیں)۔

ਅਸੰਖ ਅਮਰ ਕਰਿ ਜਾਹਿ ਜੋਰ ॥

بے شمار انسان ایسے ہیں جو دوسرے لوگوں پر ظلم و جبر کرتے ہیں اور ظلم و ستم ڈھا کر اس دنیا سے چلے جاتے ہیں۔

ਅਸੰਖ ਗਲਵਢ ਹਤਿਆ ਕਮਾਹਿ ॥

بہت سے بے دین انسان جو دوسروں کا گلا کاٹ کر قتل کرنے کا گناہ کما رہے ہیں۔

ਅਸੰਖ ਪਾਪੀ ਪਾਪੁ ਕਰਿ ਜਾਹਿ ॥

اَن گنت گنہ گار گناہ کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

ਅਸੰਖ ਕੂੜਿਆਰ ਕੂੜੇ ਫਿਰਾਹਿ ॥

بے شمار جھوٹی فطرت کے لوگ غلط بیانی میں مصروف رہتے ہیں۔

ਅਸੰਖ ਮਲੇਛ ਮਲੁ ਭਖਿ ਖਾਹਿ ॥

بے شمار انسان ایسے ہیں جو اپنی ہوشیار عقل کی وجہ سے زہر کا کھانا کھاتے ہیں۔

ਅਸੰਖ ਨਿੰਦਕ ਸਿਰਿ ਕਰਹਿ ਭਾਰੁ ॥

بہت سے لوگ دوسروں کی توہین کر کے اپنے سر پر گناہ کا بوجھ ڈالتے ہیں۔

ਨਾਨਕੁ ਨੀਚੁ ਕਹੈ ਵੀਚਾਰੁ ॥

شری گرو نانک دیو جی خود کو کم تر بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم نے تو ظالم مخلوق یعنی تامسی اور شیطانی دولت کی فطرت کو بیان کیا ہے۔

ਵਾਰਿਆ ਨ ਜਾਵਾ ਏਕ ਵਾਰ ॥

اے لامحدود شکلوں والے ! میں آپ پر ایک بار بھی قربان ہونے کے قابل نہیں ہوں۔

ਜੋ ਤੁਧੁ ਭਾਵੈ ਸਾਈ ਭਲੀ ਕਾਰ ॥

جو آپ کو بہتر لگتا ہے، وہی کام اچھا ہے۔

ਤੂ ਸਦਾ ਸਲਾਮਤਿ ਨਿਰੰਕਾਰ ॥੧੮॥

اے نرالی ذات ! اے لا مکان ! تیرا وجود ہمیشہ ہمیش سے ہے۔

ਅਸੰਖ ਨਾਵ ਅਸੰਖ ਥਾਵ ॥

اس خالق کی تخلیق میں بے شمار نام اور لاتعداد جگہوں والی مخلوق گھوم رہی ہے۔ یا اس دنیا میں نرالی ذات کے بہت سے نام ہیں اور بہت سے مقامات ہیں جو واہے گرو کا مسکن ہے۔

ਅਗੰਮ ਅਗੰਮ ਅਸੰਖ ਲੋਅ ॥

بے شمار ناقابل تصور قوم ہیں۔

ਅਸੰਖ ਕਹਹਿ ਸਿਰਿ ਭਾਰੁ ਹੋਇ ॥

لیکن جو لوگ اس کی تخلیق کی ریاضت کرتے ہوئے لفظِ ''بے شمار'' استعمال کرتے ہیں ان کے سر پر بھی بوجھ ہے۔

ਅਖਰੀ ਨਾਮੁ ਅਖਰੀ ਸਾਲਾਹ ॥

اس غیر متشکل رب کا نام لفظوں سے ہی لیا جا سکتا ہے، اس کی تسبیح الفاظ سے ہی ہو سکتی ہے۔

ਅਖਰੀ ਗਿਆਨੁ ਗੀਤ ਗੁਣ ਗਾਹ ॥

واہے گرو کی صفات کا علم بھی لفظوں کے ذریعے ہو سکتا ہے اور اس کی تعریف بھی الفاظ کے ذریعے ہی کی جا سکتی ہے۔

ਅਖਰੀ ਲਿਖਣੁ ਬੋਲਣੁ ਬਾਣਿ ॥

الفاظوں کے ذریعے ہی اس کی آواز لکھی اور بولی جا سکتی ہے۔

ਅਖਰਾ ਸਿਰਿ ਸੰਜੋਗੁ ਵਖਾਣਿ ॥

الفاظوں کے ذریعے ہی دماغ پر لکھے ہوئے اعمال کو بیان کیا جا سکتا ہے۔

ਜਿਨਿ ਏਹਿ ਲਿਖੇ ਤਿਸੁ ਸਿਰਿ ਨਾਹਿ ॥

لیکن جس واہے گرو نے یہ کرم لیکھ لکھے ہیں اس کے دماغ میں کوئی کرم لیکھ نہیں ہے۔ یعنی اس کے اعمال کو نہ کوئی بتا سکتا ہے اور نہ ان کا حساب رکھ سکتا ہے۔

ਜਿਵ ਫੁਰਮਾਏ ਤਿਵ ਤਿਵ ਪਾਹਿ ॥

جس طرح واہے گرو انسانوں کے اعمال کے مطابق حکم دیتا ہے، اسی طرح وہ اپنے اعمال کو انجام دیتا ہے۔

ਜੇਤਾ ਕੀਤਾ ਤੇਤਾ ਨਾਉ ॥

خالق نے اس دنیا کو جتنا پھیلایا ہے، وہ سب نام صورتیں ہی ہیں۔

ਵਿਣੁ ਨਾਵੈ ਨਾਹੀ ਕੋ ਥਾਉ ॥

کوئی بھی مقام اس کے نام سے خالی نہیں ہے۔

ਕੁਦਰਤਿ ਕਵਣ ਕਹਾ ਵੀਚਾਰੁ ॥

اس لیے مجھ میں اتنی عقل کہاں کہ میں اُس ناقابلِ بیان واہے گرو کی قدرت پر غور و فکر کر سکوں؟

ਵਾਰਿਆ ਨ ਜਾਵਾ ਏਕ ਵਾਰ ॥

اے لامحدود شکلوں والے ! میں آپ پر ایک بار بھی قربان ہونے کے قابل نہیں ہوں۔

ਜੋ ਤੁਧੁ ਭਾਵੈ ਸਾਈ ਭਲੀ ਕਾਰ ॥

جو آپ کو بہتر لگتا ہے، وہی کام اچھا ہے۔

ਤੂ ਸਦਾ ਸਲਾਮਤਿ ਨਿਰੰਕਾਰ ॥੧੯॥

اے نرالی ذات ! اے لا مکان ! تیرا وجود ہمیشہ ہمیش سے ہے۔

ਭਰੀਐ ਹਥੁ ਪੈਰੁ ਤਨੁ ਦੇਹ ॥

اگر یہ جسم، ہاتھ، پیر یا کوئی اور حصہ گندا ہو جائے۔

ਪਾਣੀ ਧੋਤੈ ਉਤਰਸੁ ਖੇਹ ॥

تو پانی سے دھو لینے سے اس کی مٹی اور گندگی صاف ہوجاتی ہے۔

ਮੂਤ ਪਲੀਤੀ ਕਪੜੁ ਹੋਇ ॥

اگر کوئی کپڑا پیشاب وغیرہ سے ناپاک ہو جائے۔

ਦੇ ਸਾਬੂਣੁ ਲਈਐ ਓਹੁ ਧੋਇ ॥

تو اسے صابن سے دھویا جاتا ہے۔

ਭਰੀਐ ਮਤਿ ਪਾਪਾ ਕੈ ਸੰਗਿ ॥

اگر انسان کی عقل بداعمالیوں کی انجام دہی سے داغدار ہو جائے۔

ਓਹੁ ਧੋਪੈ ਨਾਵੈ ਕੈ ਰੰਗਿ ॥

تو وہ واہے گرو کے نام کی تسبیح کرنے سے ہی پاک ہو سکتی ہے۔

ਪੁੰਨੀ ਪਾਪੀ ਆਖਣੁ ਨਾਹਿ ॥

نیکی اور بدکاری صرف کہنے کے لیے نہیں۔

ਕਰਿ ਕਰਿ ਕਰਣਾ ਲਿਖਿ ਲੈ ਜਾਹੁ ॥

لیکن اس دنیا میں رہ کر جیسے جیسے اعمال انجام دیئے جائیں گے، وہی دیوتا دھرم راج کے ذریعہ بھیجی گئی تصویریں لکھ کر لے جائیں گے۔ یعنی اس سرزمین پر کئے جانے والے ہر اچھے اور برے کاموں کا حساب اس کے ساتھ ہی جائے گا، جس کے مطابق اسے جنت یا جہنم ملے گی۔

ਆਪੇ ਬੀਜਿ ਆਪੇ ਹੀ ਖਾਹੁ ॥

تو انسان خود ہی کرم کا بیج بوتا ہے اور خود ہی اس کا پھل پاتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਹੁਕਮੀ ਆਵਹੁ ਜਾਹੁ ॥੨੦॥

گرو نانک نے کہا ہے کہ انسان اس جہاں میں اپنے اعمال کے ثمرات سے لطف اندوز ہونے کے لئے واہے گرو کے حکم سے آتے رہیں گے۔ یعنی انسان کے اعمال اسے مرنے کے بعد دوبارہ اس دنیا میں واپس لائیں گے، نیز واہے گرو انسانوں کے اعمال کے مطابق اسے پھل عطا کرتا ہے۔

ਤੀਰਥੁ ਤਪੁ ਦਇਆ ਦਤੁ ਦਾਨੁ ॥

زیارت، مراقبہ، جانداروں پر احسان کرکے اور بے لوث عطیات دینے سے

ਜੇ ਕੋ ਪਾਵੈ ਤਿਲ ਕਾ ਮਾਨੁ ॥

اگر کوئی شخص عزت حاصل کرتا ہے، تو وہ انتہائی چھوٹا ہوتا ہے۔

ਸੁਣਿਆ ਮੰਨਿਆ ਮਨਿ ਕੀਤਾ ਭਾਉ ॥

لیکن جنہوں نے رب کے نام کو دل میں محبت کے ساتھ سنا اور اس پر مسلسل غور کیا ہے۔

ਅੰਤਰਗਤਿ ਤੀਰਥਿ ਮਲਿ ਨਾਉ ॥

انہوں نے اپنے اندرونی گندگی کو دھو لیا اور اس کی غلاظت کو دور کیا۔ (یعنی اس انسان نے اپنے دل میں بسے ہوئے واہے گرو میں جذب ہو کر اپنے ضمیر کی غلاظت کو صاف کر لیا ہے۔)

ਸਭਿ ਗੁਣ ਤੇਰੇ ਮੈ ਨਾਹੀ ਕੋਇ ॥

اے خوبصورت صفات والے ! آپ میں تمام خوبیاں ہیں، مجھ میں کوئی خوبی نہیں ہے۔

ਵਿਣੁ ਗੁਣ ਕੀਤੇ ਭਗਤਿ ਨ ਹੋਇ ॥

اعلیٰ کردار والے خوبیوں کو اپنائے بغیر رب کی عبادت بھی نہیں ہو سکتی۔

ਸੁਅਸਤਿ ਆਥਿ ਬਾਣੀ ਬਰਮਾਉ ॥

اے بے شکل رب ! آپ ہمیشہ فتح مند رہیں، آپ فلاح و بہبود کا مجسمہ ہیں، آپ برہما کی شکل ہیں۔

ਸਤਿ ਸੁਹਾਣੁ ਸਦਾ ਮਨਿ ਚਾਉ ॥

آپ سچے ہیں، باشعور ہیں اور ہمیشہ مسکراتے ہوئے ہیں۔

ਕਵਣੁ ਸੁ ਵੇਲਾ ਵਖਤੁ ਕਵਣੁ ਕਵਣ ਥਿਤਿ ਕਵਣੁ ਵਾਰੁ ॥

واہے گرو نے جب یہ دنیا بنائی تھی، کون سا وقت، کون سی تاریخ اور کون سا دن تھا۔

ਕਵਣਿ ਸਿ ਰੁਤੀ ਮਾਹੁ ਕਵਣੁ ਜਿਤੁ ਹੋਆ ਆਕਾਰੁ ॥

تب کون سا موسم، کون سا مہینہ تھا، جب یہ پھیل گیا تھا، یہ سب کون جانتا ہے؟۔

ਵੇਲ ਨ ਪਾਈਆ ਪੰਡਤੀ ਜਿ ਹੋਵੈ ਲੇਖੁ ਪੁਰਾਣੁ ॥

کائنات کے پھیلاؤ کا صحیح وقت بڑے بڑے اہل علم، راہب وغیرہ بھی نہیں جان سکے، اگر انہیں علم ہوتا، تو ویدوں یا مذہبی کتابوں میں اس کا ذکر ضرور ملتا۔

ਵਖਤੁ ਨ ਪਾਇਓ ਕਾਦੀਆ ਜਿ ਲਿਖਨਿ ਲੇਖੁ ਕੁਰਾਣੁ ॥

اس وقت کا علم تو قاضیوں کو بھی نہیں ہو سکا، اگر انہیں علم ہوتا، تو قرآن وغیرہ میں اس کا ذکر کرتے۔

ਥਿਤਿ ਵਾਰੁ ਨਾ ਜੋਗੀ ਜਾਣੈ ਰੁਤਿ ਮਾਹੁ ਨਾ ਕੋਈ ॥

اس دنیا کی تخلیق کا دن، وقت، موسم، اور مہینہ وغیرہ کوئی یوگی بھی نہیں جان سکا۔

ਜਾ ਕਰਤਾ ਸਿਰਠੀ ਕਉ ਸਾਜੇ ਆਪੇ ਜਾਣੈ ਸੋਈ ॥

اس کے بارے میں تو جو اس جہان کا بنانے والا ہے، انہیں ہی علم ہو سکتا ہے کہ یہ تخلیق کب پھیلی تھی۔

ਕਿਵ ਕਰਿ ਆਖਾ ਕਿਵ ਸਾਲਾਹੀ ਕਿਉ ਵਰਨੀ ਕਿਵ ਜਾਣਾ ॥

میں کس طرح اُس نرالی ذات کا کمال بیان کروں، کیسے اس کی تعریف کروں، کس طرح اس کی تفصیل بیان کروں اور اس کے راز سے کیسے باخبر ہو سکتا ہوں؟۔

ਨਾਨਕ ਆਖਣਿ ਸਭੁ ਕੋ ਆਖੈ ਇਕ ਦੂ ਇਕੁ ਸਿਆਣਾ ॥

ست گرو جی کہتے ہیں کہ کہنے کو تو ہر کوئی ایک دوسرے سے زیادہ عقل مند بن کر اس رب کی حمد وثنا کرتا ہے۔

ਵਡਾ ਸਾਹਿਬੁ ਵਡੀ ਨਾਈ ਕੀਤਾ ਜਾ ਕਾ ਹੋਵੈ ॥

لیکن واہے گرو عظیم ہے، اس کا نام اس سے بڑا ہے، اس دنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ اس کے کرنے سے ہی ہو رہا ہے۔

ਨਾਨਕ ਜੇ ਕੋ ਆਪੌ ਜਾਣੈ ਅਗੈ ਗਇਆ ਨ ਸੋਹੈ ॥੨੧॥

اے نانک ! اگر کوئی شخص اس کی خوبیوں کو جاننے کی بات کرتا ہے تو وہ آخرت میں جا کر عزت نہیں پاتا۔ یعنی اگر کوئی انسان اس لافانی شکل کے راز کو جاننے پر فخر کرتا ہے، تو اسے اس دنیا میں تو کیا، آخرت میں بھی عزت نہیں ملتی۔

ਪਾਤਾਲਾ ਪਾਤਾਲ ਲਖ ਆਗਾਸਾ ਆਗਾਸ ॥

ست گرو جی عام آدمی کے ذہن میں سات آسمان اور سات پاتال ہونے کے شبہات کو ختم کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دنیا کی تخلیق میں پاتال در پاتال لاکھوں ہی ہیں اور آسمان در آسمان بھی لاکھوں ہی ہیں۔

ਓੜਕ ਓੜਕ ਭਾਲਿ ਥਕੇ ਵੇਦ ਕਹਨਿ ਇਕ ਵਾਤ ॥

ویدوں اور بڑی کتابوں میں بھی یہی ایک بات کہی گئی ہے کہ اسے ڈھونڈنے والے آخر سرا تک اسے ڈھونڈھ کر تھک چکے ہیں؛ لیکن کوئی بھی اس کے انجام تک نہیں پہنچ پایا۔

ਸਹਸ ਅਠਾਰਹ ਕਹਨਿ ਕਤੇਬਾ ਅਸੁਲੂ ਇਕੁ ਧਾਤੁ ॥

تمام مذہبی بڑی کتابوں میں اٹھارہ ہزار جہانوں کی بات کہی گئی ہے؛ لیکن در حقیقت ان کی اصل اور بنیاد ایک ہی خدا ہے جو ان کا خالق ہے۔

ਲੇਖਾ ਹੋਇ ਤ ਲਿਖੀਐ ਲੇਖੈ ਹੋਇ ਵਿਣਾਸੁ ॥

اگر اس کی تخلیق کا اندازہ لگانا ممکن ہو، تو کوئی لکھے؛ لیکن اس کا اندازہ لگانے والا خود فنا ہو جاتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਵਡਾ ਆਖੀਐ ਆਪੇ ਜਾਣੈ ਆਪੁ ॥੨੨॥

اے نانک ! جس خالق کو اس ساری دنیا میں عظیم کہا جا رہا ہے، وہ خود کو خود ہی جانتا ہے یا جان سکتا ہے۔

ਸਾਲਾਹੀ ਸਾਲਾਹਿ ਏਤੀ ਸੁਰਤਿ ਨ ਪਾਈਆ ॥

حمد وثنا کرنے والے بھی اس واہے گرو کی تعریف کرکے اس کی حد کو نہیں پہنچ پائے۔

ਨਦੀਆ ਅਤੈ ਵਾਹ ਪਵਹਿ ਸਮੁੰਦਿ ਨ ਜਾਣੀਅਹਿ ॥

جس طرح دریا اور نہریں سمندر میں ضم ہو کر اور اپنی آخری انتہا کو نہیں پا سکتیں؛ بلکہ اپنا وجود بھی کھو بیٹھتی ہیں، اسی طرح اس کی تعریف کرنے والے بھی حمد وثنا کرتے کرتے اس میں سما جاتے ہیں۔

ਸਮੁੰਦ ਸਾਹ ਸੁਲਤਾਨ ਗਿਰਹਾ ਸੇਤੀ ਮਾਲੁ ਧਨੁ ॥

سمندروں کا بادشاہ، شہنشاہ ہوکر، پہاڑ جیسی دولت کا مالک ہوکر بھی،

ਕੀੜੀ ਤੁਲਿ ਨ ਹੋਵਨੀ ਜੇ ਤਿਸੁ ਮਨਹੁ ਨ ਵੀਸਰਹਿ ॥੨੩॥

اس چیونٹی کی طرح نہیں ہو سکتا، اگر ان کے ذہن سے واہے گرو نہ بھول گیا ہوتا۔

ਅੰਤੁ ਨ ਸਿਫਤੀ ਕਹਣਿ ਨ ਅੰਤੁ ॥

اس غیر متشکل رب کی تعریف کی کوئی انتہا نہیں اور یہ کہہ کر بھی اس کی تعریف ختم نہیں ہو سکتی۔

ਅੰਤੁ ਨ ਕਰਣੈ ਦੇਣਿ ਨ ਅੰਤੁ ॥

خالق کے حکم سے بنائی ہوئی کائنات کی کوئی انتہا نہیں ہے؛ لیکن جب وہ دیتا ہے، تو بھی اس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

ਅੰਤੁ ਨ ਵੇਖਣਿ ਸੁਣਣਿ ਨ ਅੰਤੁ ॥

اس کے دیکھنے اور سننے کی بھی کوئی انتہا نہیں ہے، یعنی وہ نرالی ذات، ہر چیز کا دیکھنے والا ہے اور ہر جگہ موجود ہے۔

ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਪੈ ਕਿਆ ਮਨਿ ਮੰਤੁ ॥

واہے گرو کے دل کی پوشیدہ بات کیا ہے، اس کا علم بھی نہیں ہو سکتا

ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਪੈ ਕੀਤਾ ਆਕਾਰੁ ॥

اس نے اس کائنات کی جو توسیع کی ہے، اس کی انتہا یا حد کو بھی معلوم نہیں کیا جا سکتا۔

ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਪੈ ਪਾਰਾਵਾਰੁ ॥

اس کی ابتدا اور انتہا کا بھی علم نہیں ہو سکتا۔

ਅੰਤ ਕਾਰਣਿ ਕੇਤੇ ਬਿਲਲਾਹਿ ॥

بہت سے جان دار اس کی انتہا تک رسائی کے حصول کے لیے رو رہے ہیں۔

ਤਾ ਕੇ ਅੰਤ ਨ ਪਾਏ ਜਾਹਿ ॥

لیکن اس لامحدود، ابدی غیر متشکل واہے گرو کی انتہا تک رسائی حاصل نہیں کی جا سکتی۔

ਏਹੁ ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਣੈ ਕੋਇ ॥

اس کی خوبیوں کی انتہا کا علم کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔

ਬਹੁਤਾ ਕਹੀਐ ਬਹੁਤਾ ਹੋਇ ॥

اس برہما کی جتنی حمد وثنا، بناوٹ یا خوبیاں بیان کی جائیں، وہ اتنی ہی زیادہ ہوتی جاتی ہیں۔

ਵਡਾ ਸਾਹਿਬੁ ਊਚਾ ਥਾਉ ॥

واہے گرو عظیم الشان ہے، اس کا مقام بہت بلند ہے۔

ਊਚੇ ਉਪਰਿ ਊਚਾ ਨਾਉ ॥

لیکن اس عظیم الشان رب کا نام سب سے بڑا ہے۔

ਏਵਡੁ ਊਚਾ ਹੋਵੈ ਕੋਇ ॥

اگر کوئی طاقت اس سے بڑی یا اونچی ہے،

ਤਿਸੁ ਊਚੇ ਕਉ ਜਾਣੈ ਸੋਇ ॥

تو وہی اس اعلیٰ مالک کو جان سکتی ہے۔

ਜੇਵਡੁ ਆਪਿ ਜਾਣੈ ਆਪਿ ਆਪਿ ॥

رب خود کو جانتا ہے یا جان سکتا ہے، کوئی اور نہیں۔

ਨਾਨਕ ਨਦਰੀ ਕਰਮੀ ਦਾਤਿ ॥੨੪॥

ست گرو نانک دیو جی کا بیان ہے کہ وہ فضل و کرم کے سمندر انسانوں پر ہمدرد و مہربان ہو کر ان کے اعمال کے مطابق انہیں ہر چیز عطا کرتا ہے۔

ਬਹੁਤਾ ਕਰਮੁ ਲਿਖਿਆ ਨਾ ਜਾਇ ॥

ان کے اتنے احسانات ہیں کہ اسے لکھنے کی صلاحیت کسی میں بھی نہیں ہے۔

ਵਡਾ ਦਾਤਾ ਤਿਲੁ ਨ ਤਮਾਇ ॥

وہ بہت سی نعمتوں کو عطا کرنے کی وجہ سے عظیم ہے؛ لیکن اس کی ذات میں حرص و لالچ کا نام و نشان نہیں ہے۔

ਕੇਤੇ ਮੰਗਹਿ ਜੋਧ ਅਪਾਰ ॥

بہت سے لاتعداد یودھا اس کے فضل و احسان کے خواہش مند ہیں۔

ਕੇਤਿਆ ਗਣਤ ਨਹੀ ਵੀਚਾਰੁ ॥

ان کی تعداد سے متعلق کوئی گفتگو نہیں ہو سکتی۔

ਕੇਤੇ ਖਪਿ ਤੁਟਹਿ ਵੇਕਾਰ ॥

بہت سے انسان واہے گرو کے عطا کردہ اشیاء سے برائیوں میں لطف اندوز ہونے کے لیے لڑتے لڑتے فنا ہو جاتے ہیں۔

ਕੇਤੇ ਲੈ ਲੈ ਮੁਕਰੁ ਪਾਹਿ ॥

بہت سے انسان غیر متشکل رب کی دی ہوئی چیزوں کو لے کر مکر جاتے ہیں۔

ਕੇਤੇ ਮੂਰਖ ਖਾਹੀ ਖਾਹਿ ॥

بہت سے بے وقوف لوگ رب کی پیدا کی ہوئی نعمتوں کو استعمال میں لاتے ہیں اور اس رب کو کبھی یاد نہیں کرتے۔

ਕੇਤਿਆ ਦੂਖ ਭੂਖ ਸਦ ਮਾਰ ॥

بہت سے لوگ اکثر غم اور بھوک کی آزمائش میں مبتلا رہتے ہیں، کیونکہ یہ ان کے اعمال میں لکھا ہوتا ہے۔

ਏਹਿ ਭਿ ਦਾਤਿ ਤੇਰੀ ਦਾਤਾਰ ॥

لیکن اسے لوگ ایسی آزمائش کو صرف اس واہے گرو کی نعمت ہی سمجھتے ہیں۔

ਬੰਦਿ ਖਲਾਸੀ ਭਾਣੈ ਹੋਇ ॥

ان ہی مصیبتوں کی وجہ سے ہی انسان واہے گرو کو یاد کرتا ہے۔

ਹੋਰੁ ਆਖਿ ਨ ਸਕੈ ਕੋਇ ॥

حکمِ رب کے مطابق زندگی بسر کرنے سے ہی انسان سنسار کی غلامی سے نجات پاتا ہے۔

ਜੇ ਕੋ ਖਾਇਕੁ ਆਖਣਿ ਪਾਇ ॥

اس کے لیے کوئی دوسرا طریقہ ہو، کوئی بھی نہیں کہہ سکتا۔ یعنی حکمِ رب کے مطابق زندگی بسر کرنے کے علاوہ اس سنسار کی غلامی سے نجات پانے کا کوئی اور طریقہ نہیں بتا سکتا۔

ਓਹੁ ਜਾਣੈ ਜੇਤੀਆ ਮੁਹਿ ਖਾਇ ॥

اگر کوئی انسان جہالت کی وجہ سے اس کے بارے میں بیان کرنے کی کوشش کرے، تو پھر اسے ہی معلوم ہو گا کہ قانون شکنی کی وجہ سے اس کے چہرے پر کتنے زخم آئے ہیں۔

ਆਪੇ ਜਾਣੈ ਆਪੇ ਦੇਇ ॥

واہے گرو کائنات کے تمام مخلوقات کی ضروریات کو جانتا ہے اور انہیں خود ہی چیزیں مہیا بھی کرتا ہے۔

ਆਖਹਿ ਸਿ ਭਿ ਕੇਈ ਕੇਇ ॥

اس حقیقت کا انسانوں کو اقرار ہے کہ اس جہاں میں سبھی انسان رب کے شکر گذار نہیں ہے۔

ਜਿਸ ਨੋ ਬਖਸੇ ਸਿਫਤਿ ਸਾਲਾਹ ॥

رب خوش ہوتا ہے اور اس شخص کو طاقت و قوت عطا کرتا ہے، جو اس کی حمد وثنا بیان کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਪਾਤਿਸਾਹੀ ਪਾਤਿਸਾਹੁ ॥੨੫॥

اے نانک ! وہ بادشاہوں کا بھی بادشاہ بن جاتا ہے۔ یعنی اسے اعلیٰ اور اچھی پوزیشن حاصل ہوجاتی ہے۔

ਅਮੁਲ ਗੁਣ ਅਮੁਲ ਵਾਪਾਰ ॥

رب کی وہ صفات جوبیان نہیں کی جا سکتی، وہ انمول ہیں اور اس رب کا دھیان انمول کاروبار ہے۔

ਅਮੁਲ ਵਾਪਾਰੀਏ ਅਮੁਲ ਭੰਡਾਰ ॥

یہ عمدہ کاروبار کی رہنمائی کرنے والے سَنْت بھی انمول تاجر ہیں اور ان سَنْتوں کے پاس جو موجود خوبیوں کی دولت ہے، وہ بھی انمول ہے۔

ਅਮੁਲ ਆਵਹਿ ਅਮੁਲ ਲੈ ਜਾਹਿ ॥

جو لوگ ان سَنْتوں کے پاس رب کی رضا کے لیے آتے ہیں، وہ بھی انمول ہیں اور جو خوبیاں وہ ان سے حاصل کرتے ہیں، وہ بھی انمول ہیں۔

ਅਮੁਲ ਭਾਇ ਅਮੁਲਾ ਸਮਾਹਿ ॥

گرو سکھ کی ایک دوسرے کے لیے محبت انمول ہے، گرو کی محبت سے روح کو ملنے والی خوشی بھی انمول ہے۔

ਅਮੁਲੁ ਧਰਮੁ ਅਮੁਲੁ ਦੀਬਾਣੁ ॥

غیر متشکل رب کا انصاف بھی انمول ہے، اس کی عدالت بھی انمول ہے۔

ਅਮੁਲੁ ਤੁਲੁ ਅਮੁਲੁ ਪਰਵਾਣੁ ॥

غیر متشکل رب کا انصاف کرنے والا ترازو انمول ہے اور جان داروں کے اچھے برے اعمال کو تولنے کے لیےپیمانہ (تولنا) بھی انمول ہے۔

ਅਮੁਲੁ ਬਖਸੀਸ ਅਮੁਲੁ ਨੀਸਾਣੁ ॥

رب کا فراہم کردہ سامان بھی انمول ہے اور ان چیزوں کا نشان بھی انمول ہے۔

ਅਮੁਲੁ ਕਰਮੁ ਅਮੁਲੁ ਫੁਰਮਾਣੁ ॥

رب کا جاندار پر ہونے والا فضل بھی انمول ہے اور اس کا حکم بھی انمول ہے۔

ਅਮੁਲੋ ਅਮੁਲੁ ਆਖਿਆ ਨ ਜਾਇ ॥

وہ رب بہت انمول ہے، اس کا قرب سےبیان کرنا ناممکن ہے۔

ਆਖਿ ਆਖਿ ਰਹੇ ਲਿਵ ਲਾਇ ॥

لیکن پھر بھی بہت سے محبین ان کے فضائل بیان کرکے یعنی ان کی تعریف کرتے ہوئے ماضی، مستقبل اور حال میں ان میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

ਆਖਹਿ ਵੇਦ ਪਾਠ ਪੁਰਾਣ ॥

چار وید اور اٹھارہ پُرانوں میں بھی ان کی شان بیان ہوئی ہے۔

ਆਖਹਿ ਪੜੇ ਕਰਹਿ ਵਖਿਆਣ ॥

جو لوگ اسے پڑھتے ہیں وہ بھی اس رب کے بارے میں بیان دیتے ہیں۔

ਆਖਹਿ ਬਰਮੇ ਆਖਹਿ ਇੰਦ ॥

خالق برہما اور آسمانی رب اِندرا بھی ان کی انمول خصوصیات کو بیان کرتے ہیں۔

ਆਖਹਿ ਗੋਪੀ ਤੈ ਗੋਵਿੰਦ ॥

پہاڑوں کا دیوتا کرشنا اور ان کی گوپیاں بھی اس غیر متشکل رب کی حمد کرتی ہیں۔

ਆਖਹਿ ਈਸਰ ਆਖਹਿ ਸਿਧ ॥

عظیم دیو اور گورکھ وغیرہ سادھوں بھی اس کی شہرت بیان کرتے ہیں۔

ਆਖਹਿ ਕੇਤੇ ਕੀਤੇ ਬੁਧ ॥

اس خالق نے اس دنیا میں جتنی بھی تدبیریں کی ہیں وہ بھی اس کی شان بتاتی ہیں۔

ਆਖਹਿ ਦਾਨਵ ਆਖਹਿ ਦੇਵ ॥

تمام شیاطین اور دیوتا بھی اس کی بزرگی کے معترف ہیں۔

ਆਖਹਿ ਸੁਰਿ ਨਰ ਮੁਨਿ ਜਨ ਸੇਵ ॥

دنیا کے تمام نیکو کار انسان، نارد وغیرہ راہب و بزرگ اور دیگر عقیدت مند اس کی تعریف کے گیت گاتے ہیں۔

ਕੇਤੇ ਆਖਹਿ ਆਖਣਿ ਪਾਹਿ ॥

کتنے ہی جاندار حال میں کہہ رہے ہیں اور کتنے ہی زمانۂ آئیندہ میں کہنے کی کوشش کریں گے۔

ਕੇਤੇ ਕਹਿ ਕਹਿ ਉਠਿ ਉਠਿ ਜਾਹਿ ॥

تنا وہ ذی روح ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کہتے ہوئے اپنی زندگی ختم کر چکا ہو

ਏਤੇ ਕੀਤੇ ਹੋਰਿ ਕਰੇਹਿ ॥

اتنے تو ہم گن چکے ہیں، اگر اتنے ہی اور بھی ساتھ ملا لیے جائیں۔

ਤਾ ਆਖਿ ਨ ਸਕਹਿ ਕੇਈ ਕੇਇ ॥

تو بھی کوئی کسی ذریعے سے اس کی شایان شان تعریف کر نہیں سکتا۔

ਜੇਵਡੁ ਭਾਵੈ ਤੇਵਡੁ ਹੋਇ ॥

جتنا خود کو پھیلانا چاہتا ہے، اتنا ہی وسیع ہو جاتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਾਣੈ ਸਾਚਾ ਸੋਇ ॥

شری گرو نانک دیو جی کہتے ہیں کہ وہ حقیقی ذات جس کی کوئی شکل نہیں ہے، وہ خود ہی اپنی لازوال صفات کو جانتا ہے۔

ਜੇ ਕੋ ਆਖੈ ਬੋਲੁਵਿਗਾੜੁ ॥

اگر کوئی فضول بولنے والا واہے گرو کی انتہا بتائے کہ وہ اتنا ہے۔

ਤਾ ਲਿਖੀਐ ਸਿਰਿ ਗਾਵਾਰਾ ਗਾਵਾਰੁ ॥੨੬॥

تو اسے انتہائی درجے کا بے وقوف شمار کیا جاتا ہے۔

ਸੋ ਦਰੁ ਕੇਹਾ ਸੋ ਘਰੁ ਕੇਹਾ ਜਿਤੁ ਬਹਿ ਸਰਬ ਸਮਾਲੇ ॥

اس نگراں واہے گرو کا دروازہ اور گھر کیسا ہے جہاں بیٹھ کر وہ کل کائنات کو سنبھال رہا ہے؟

ਵਾਜੇ ਨਾਦ ਅਨੇਕ ਅਸੰਖਾ ਕੇਤੇ ਵਾਵਣਹਾਰੇ ॥

(یہاں ستگرو جی اس سوال کے پس منظر میں جواب دیتے ہیں): اے انسان ! اس کے دربار میں مختلف قسم کے بے شمار آلالت گونج رہے ہیں اور کتنے ہی ان کو بجانے والے موجود ہیں۔

ਕੇਤੇ ਰਾਗ ਪਰੀ ਸਿਉ ਕਹੀਅਨਿ ਕੇਤੇ ਗਾਵਣਹਾਰੇ ॥

کتنے ہی راگ ہیں جو را گنیوں کے ساتھ وہاں گائے جا رہے ہیں اور ان راگوں کو گانے والے گندَھرو جیسے مغنی کتنے ہی ہیں۔

ਗਾਵਹਿ ਤੁਹਨੋ ਪਉਣੁ ਪਾਣੀ ਬੈਸੰਤਰੁ ਗਾਵੈ ਰਾਜਾ ਧਰਮੁ ਦੁਆਰੇ ॥

اس غیر متشکل رب کی حمد ہوا، پانی اور آگ کے دیوتا کر رہے ہیں اور تمام ذی روحوں کے اعمال کو پرکھنے والا دھرم راجا بھی اس کے در پر کھڑا اس کی تسبیح بیان کرتا ہے۔

ਗਾਵਹਿ ਚਿਤੁ ਗੁਪਤੁ ਲਿਖਿ ਜਾਣਹਿ ਲਿਖਿ ਲਿਖਿ ਧਰਮੁ ਵੀਚਾਰੇ ॥

ذی روحوں ذریعے کیے جانے والے اعمال کو لکھنے والا چترگپت بھی اس واہے گرو کی ثنا کرتا ہے، اور دھرم راجہ چترگپت کے ذریعے لکھے جانے والے نیک اعمال میں غور کرتا ہے۔

ਗਾਵਹਿ ਈਸਰੁ ਬਰਮਾ ਦੇਵੀ ਸੋਹਨਿ ਸਦਾ ਸਵਾਰੇ ॥

واہے گرو کے تجویز کردہ عظیم شیو، برہما اور ان کی دیویاں (شکتی) جو خوب صورت ہیں، ہمیشہ اس کی تعریف کرتے ہیں۔

ਗਾਵਹਿ ਇੰਦ ਇਦਾਸਣਿ ਬੈਠੇ ਦੇਵਤਿਆ ਦਰਿ ਨਾਲੇ ॥

اے واہے گرو ! تمام دیوتاؤں اور آسمانوں کےدیوتا اندرا اپنے تخت پر بیٹھا دیگر دیوتاؤں کے ساتھ مل کر تمہارے در پر کھڑا تمہاری تسبیح بیان کر رہا ہے۔

ਗਾਵਹਿ ਸਿਧ ਸਮਾਧੀ ਅੰਦਰਿ ਗਾਵਨਿ ਸਾਧ ਵਿਚਾਰੇ ॥

نیک لوگ سمادھیوں میں موجود آپ کی حمد کرتے ہیں، جو غور و فکر کرنے والے ہیں۔ وہ علم کی روشنی میں آپ کی تعریف کرتے ہیں۔

ਗਾਵਨਿ ਜਤੀ ਸਤੀ ਸੰਤੋਖੀ ਗਾਵਹਿ ਵੀਰ ਕਰਾਰੇ ॥

تمہاری حمدیَتی (برہما یا ہَنُش کا بیٹا) سَتی (دکشا پرجاپتی کی بیٹی) اور مطمئن لوگ بھی کرتے ہیں اور طاقت ور جنگجو بھی تمھاری عظمت کو بیان کرتے ہیں۔

ਗਾਵਨਿ ਪੰਡਿਤ ਪੜਨਿ ਰਖੀਸਰ ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਵੇਦਾ ਨਾਲੇ ॥

دنیا کے تمام دانش وران اور حواس پر قابو پانے والے متقی و پرہیزگار زمانوں سے ویدوں کو پڑھ پڑھ کر اس واہے گرو کی حمد کر رہے ہیں۔

ਗਾਵਹਿ ਮੋਹਣੀਆ ਮਨੁ ਮੋਹਨਿ ਸੁਰਗਾ ਮਛ ਪਇਆਲੇ ॥

دلوں کو لبھانے والی تمام خوب صورت خواتین جنت، جہنم میں اور دنیا جہان میں آپ کی حمد کر رہی ہیں۔

ਗਾਵਨਿ ਰਤਨ ਉਪਾਏ ਤੇਰੇ ਅਠਸਠਿ ਤੀਰਥ ਨਾਲੇ ॥

غیر متشکل رب کے بنائے ہوئے چودہ جواہرات، دنیا کی اڑسٹھ زیارت گاہیں اور ان میں موجود پیر و بزرگ بھی اس کی تعریف کرتے ہیں۔

ਗਾਵਹਿ ਜੋਧ ਮਹਾਬਲ ਸੂਰਾ ਗਾਵਹਿ ਖਾਣੀ ਚਾਰੇ ॥

تمام جنگجو، انتہائی طاقت ور بہادر واہے گرو کی حمد کرتے ہیں تخلیق کے چاروں ذرائع (1: انڈے کے ذریعے پیدا ہونا، 2: رحم مادر سے پیدا ہونا 3: فضلات سے پیدا ہونا 4: زمین سے پیدا ہونا) بھی اس کی قدرت بتاتے ہیں۔

ਗਾਵਹਿ ਖੰਡ ਮੰਡਲ ਵਰਭੰਡਾ ਕਰਿ ਕਰਿ ਰਖੇ ਧਾਰੇ ॥

نو کھنڈ (نو افسانوی بر اعظم)، دائرے اور ساری دنیا جو اس خالق نے بنا بنا کر تیار کر کھے ہیں، وہ سب تیری تعریف کرتے ہیں۔

ਸੇਈ ਤੁਧੁਨੋ ਗਾਵਹਿ ਜੋ ਤੁਧੁ ਭਾਵਨਿ ਰਤੇ ਤੇਰੇ ਭਗਤ ਰਸਾਲੇ ॥

حقیقت میں وہی تیری عظمت کو بیان کر سکتے ہیں جو تیرے عشق میں ڈوبے ہوئے ہیں، تیرے نام کے رسیا ہیں اور جو تجھے اچھے لگتے ہیں۔

ਹੋਰਿ ਕੇਤੇ ਗਾਵਨਿ ਸੇ ਮੈ ਚਿਤਿ ਨ ਆਵਨਿ ਨਾਨਕੁ ਕਿਆ ਵੀਚਾਰੇ ॥

بہت سے اور بھی کئی ایسے ذی روح مجھے یاد نہیں آرہے ہیں، جو تیری تسبیح کرتے ہیں، اے نانک! میں کہاں تک ان پر غور کروں، یعنی حمد کرنے والے ذی روحوں کو کس حد تک شمار کروں۔

ਸੋਈ ਸੋਈ ਸਦਾ ਸਚੁ ਸਾਹਿਬੁ ਸਾਚਾ ਸਾਚੀ ਨਾਈ ॥

وہ حق ذات واہے گرو ماضی میں بھی تھی، وہی کریم غیر متشکل ذات حال میں بھی ہے۔

ਹੈ ਭੀ ਹੋਸੀ ਜਾਇ ਨ ਜਾਸੀ ਰਚਨਾ ਜਿਨਿ ਰਚਾਈ ॥

وہ مستقبل میں ہمیشہ رہے گا، وہ خالق واہے گرو نہ پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا خاتمہ ہوتا ہے۔

ਰੰਗੀ ਰੰਗੀ ਭਾਤੀ ਕਰਿ ਕਰਿ ਜਿਨਸੀ ਮਾਇਆ ਜਿਨਿ ਉਪਾਈ ॥

جس خالق کائنات واہے گرو نے رنگ برنگی طرح طرح کی شکلیں اور مختلف حیوانات کی تخلیق اپنی قدرت سے کی ہیں۔

ਕਰਿ ਕਰਿ ਵੇਖੈ ਕੀਤਾ ਆਪਣਾ ਜਿਵ ਤਿਸ ਦੀ ਵਡਿਆਈ ॥

اپنی اس کائنات کو پیدا کر کے وہ اپنی منشا کے مطابق ہی دیکھتا ہے، یعنی ان کی دیکھ بھال اپنی مرضی کے مطابق ہی کرتا ہے۔

ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਕਰਸੀ ਹੁਕਮੁ ਨ ਕਰਣਾ ਜਾਈ ॥

جو بھی اس واہے گرو کو بھلا لگتا ہے، وہی عمل وہ کرتا ہے اور مستقبل میں کرے گا، اس کو حکم دینے والا اس کے جیسا کوئی نہیں ہے۔

ਸੋ ਪਾਤਿਸਾਹੁ ਸਾਹਾ ਪਾਤਿਸਾਹਿਬੁ ਨਾਨਕ ਰਹਣੁ ਰਜਾਈ ॥੨੭॥

گرو نانک جی نے کا فرمان ہے کہ اے انسان ! وہ واہے گرو شاہوں کا شاہ یعنی شہنشاہ ہے، اس کا حکم مان کر زندگی گزارنے میں ہی بھلائی ہے۔

ਮੁੰਦਾ ਸੰਤੋਖੁ ਸਰਮੁ ਪਤੁ ਝੋਲੀ ਧਿਆਨ ਕੀ ਕਰਹਿ ਬਿਭੂਤਿ ॥

گرو جی کہتے ہیں کہ اے متقی انسان ! تم کو قناعت کی کرنسی، برائیوں سے شرم کا برتن، گناہوں سے پاک ہو کر، آخرت والا حیا کا لباس پہن کر اور جسم واہے گرو کے ذکر میں لگائیے رکھنا چاہیے۔

ਖਿੰਥਾ ਕਾਲੁ ਕੁਆਰੀ ਕਾਇਆ ਜੁਗਤਿ ਡੰਡਾ ਪਰਤੀਤਿ ॥

موت کو یاد کرنا تیری دستک ہے، جسم کو پاک رکھنا یوگا کا ہتھیار ہے، واہے گرو پر پختہ یقین تمہارا ڈنڈا ہے۔ ان سب خوبیوں کو قبول کرنا ہی ایک حقیقی یوگی کا بھیس ہے۔

ਆਈ ਪੰਥੀ ਸਗਲ ਜਮਾਤੀ ਮਨਿ ਜੀਤੈ ਜਗੁ ਜੀਤੁ ॥

دنیا کے تمام ذی روحوں میں تمھاری محبت ہو، یعنی ان کے دکھ سکھ کو تم اپنا دکھ سکھ سمجھو، یہی تمہارا آئی پنتھ (یوگیوں کا سب سے اعلی فرقہ) ہے۔ ہوس اور برائیوں سے دماغ کو فتح کرنا دنیا کو فتح کرنے کے مترادف ہے۔

ਆਦੇਸੁ ਤਿਸੈ ਆਦੇਸੁ ॥

سلام، صرف اس سرگن کی شکل نراکار کو، سلام۔

ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ ਅਨਾਹਤਿ ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ ॥੨੮॥

جو سب کی اصل، بے رنگ، خالص شکل، بے اصل، ناقابل فنا اور ناقابل تغیر ہے۔

ਭੁਗਤਿ ਗਿਆਨੁ ਦਇਆ ਭੰਡਾਰਣਿ ਘਟਿ ਘਟਿ ਵਾਜਹਿ ਨਾਦ ॥

اے انسان ! غیر متشکل رب کے ہمہ گیر علم کا ذخیرہ بننا تمھاری خوراک ہے، تمھارے دل کی رحمت ذخیرہ ہوگی، کیونکہ رحم کرنے سے ہی نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔ وہ شعوری طاقت جو ہر واقعہ میں ظاہر ہو رہی ہے وہ آواز کی طرح ہے۔

ਆਪਿ ਨਾਥੁ ਨਾਥੀ ਸਭ ਜਾ ਕੀ ਰਿਧਿ ਸਿਧਿ ਅਵਰਾ ਸਾਦ ॥

جس نے ساری تخلیق کو ایک دھاگے میں باندھ رکھا ہے، وہی خالق روحِ اعلیٰ ہے، تمام رِدّیاں اور سِدّیاں مختلف قسم کے ذائقے ہیں۔

ਸੰਜੋਗੁ ਵਿਜੋਗੁ ਦੁਇ ਕਾਰ ਚਲਾਵਹਿ ਲੇਖੇ ਆਵਹਿ ਭਾਗ ॥

اتفاق و اختلاف کے دونوں اصول مل کر اس کائنات کا نظام چلا رہے ہیں، اعمال کے مطابق ہی ذی روحوں کو ان کا مقدر ملتا ہے۔

ਆਦੇਸੁ ਤਿਸੈ ਆਦੇਸੁ ॥

سلام ہے، صرف اس ایک اکیلی بے مثال ہستی کو سلام ہے ۔

ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ ਅਨਾਹਤਿ ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ ॥੨੯॥

وہ جو سبھی کی اصل، بے رنگ، مقدس ہستی، بے اصل، لا فانی اور ناقابل تغیر ہے۔

ਏਕਾ ਮਾਈ ਜੁਗਤਿ ਵਿਆਈ ਤਿਨਿ ਚੇਲੇ ਪਰਵਾਣੁ ॥

ایک برہمن کے کسی پراسرار آلے سے مایا کی زچگی سے تین بیٹے پیدا ہوئے۔

ਕੁ ਸੰਸਾਰੀ ਇਕੁ ਭੰਡਾਰੀ ਇਕੁ ਲਾਏ ਦੀਬਾਣੁ ॥

ان میں سے ایک، برہما یعنی خالق دنیا کے طور پر،، ایک وشنو یعنی دنیا کے رکھوالے کے طور پر، اور شیو یعنی تباہ کرنے والے کے طور پر دربار لگا کر بیٹھ گئے ۔ ایک

ਜਿਵ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਵੈ ਚਲਾਵੈ ਜਿਵ ਹੋਵੈ ਫੁਰਮਾਣੁ ॥

جس طرح واہے گرو کو بھلا لگتا ہے، اسی طرح وہ ان تینوں کو چلاتا ہے اور جیسا اس کا حکم ہوتا ہے ویسے ہی کام یہ دیو کرتے ہیں۔

ਓਹੁ ਵੇਖੈ ਓਨਾ ਨਦਰਿ ਨ ਆਵੈ ਬਹੁਤਾ ਏਹੁ ਵਿਡਾਣੁ ॥

وہ واہے گرو تو ان تینوں کو ابتدا اور آخر میں دیکھ رہا ہے لیکن ان کو وہ غیر مرئی شکل و صورت سے پاک شکل نظر نہیں آتی، یہ ایک حیران کن بات ہے۔

ਆਦੇਸੁ ਤਿਸੈ ਆਦੇਸੁ ॥

سلام ہے، صرف اس ایک اکیلی بے مثال ہستی کو سلام ہے۔

ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ ਅਨਾਹਤਿ ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ ॥੩੦॥

جو سبھی کی اصل، بے رنگ، مقدس ہستی، بے اصل، لا فانی اور ناقابل تغیر ہے۔

ਆਸਣੁ ਲੋਇ ਲੋਇ ਭੰਡਾਰ ॥

اس کی نشست گاہ ہر جہاں میں ہے اور ہر جہاں میں اس کا خزانہ ہے۔

ਜੋ ਕਿਛੁ ਪਾਇਆ ਸੁ ਏਕਾ ਵਾਰ ॥

اس پرماتما (واہے گرو) نے ایک ہی وقت میں تمام خزانے بھر دیے ہیں۔

ਕਰਿ ਕਰਿ ਵੇਖੈ ਸਿਰਜਣਹਾਰੁ ॥

وہ خالق مخلوق کو بنا کر دنیا کو دیکھ رہا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਚੇ ਕੀ ਸਾਚੀ ਕਾਰ ॥

اے نانک ! شکل و صورت سے پاک حق ذات کی پوری تخلیق بھی حق ہے

ਆਦੇਸੁ ਤਿਸੈ ਆਦੇਸੁ ॥

سلام ہے، صرف اس ایک اکیلی بے مثال ہستی کو سلام ہے۔

ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ ਅਨਾਹਤਿ ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ ॥੩੧॥

جو سبھی کی اصل، بے رنگ، مقدس ہستی، بے اصل، لا فانی اور ناقابل تغیر ہے۔

ਇਕ ਦੂ ਜੀਭੌ ਲਖ ਹੋਹਿ ਲਖ ਹੋਵਹਿ ਲਖ ਵੀਸ ॥

ایک زبان سے لاکھ زبان ہوجائیں پھر لاکھ سے بیس لاکھ ہوجائیں۔

ਲਖੁ ਲਖੁ ਗੇੜਾ ਆਖੀਅਹਿ ਏਕੁ ਨਾਮੁ ਜਗਦੀਸ ॥

پھر ایک ایک زبان سے لاکھ لاکھ بار اس دنیا جہان کے رب کا ایک نام کا تلفظ کریں، یعنی اس پروردگار کے نام کا ذکر کیا جائے۔

ਏਤੁ ਰਾਹਿ ਪਤਿ ਪਵੜੀਆ ਚੜੀਐ ਹੋਇ ਇਕੀਸ ॥

اس راستے سے شوہر اور واہے گرو سے ملانے والی نام کی سیڑھیاں چڑھ کر ہی اس بے مثال رب سے ملاپ ہو سکتا ہے۔

ਸੁਣਿ ਗਲਾ ਆਕਾਸ ਕੀ ਕੀਟਾ ਆਈ ਰੀਸ ॥

ویسے تو عارفین کی بڑی بڑی باتیں سن کر بری روحیں بھی جسمانی شعور میں نقل کرنے کی خواہش رکھتی ہیں۔

ਨਾਨਕ ਨਦਰੀ ਪਾਈਐ ਕੂੜੀ ਕੂੜੈ ਠੀਸ ॥੩੨॥

لیکن گرو نانک جی کہتے ہیں کہ اس واہے گرو کا حصول تو اس کی مہربانی سے ہی ہوتا ہے، لیکن یہ تو خیالی لوگوں کی خیالی ہی باتیں ہیں۔

ਆਖਣਿ ਜੋਰੁ ਚੁਪੈ ਨਹ ਜੋਰੁ ॥

واہے گرو کے فضل کے بنا اس روح میں کچھ بھی کہنے اور چپ رہنے کی طاقت نہیں ہے، یعنی زبان چلانا پانا روح کے اختیار میں نہیں ہے۔

ਜੋਰੁ ਨ ਮੰਗਣਿ ਦੇਣਿ ਨ ਜੋਰੁ ॥

مانگنے کی بھی اس میں طاقت نہیں ہے اور نہ ہی کچھ دینے کی صلاحیت ہے۔

ਜੋਰੁ ਨ ਜੀਵਣਿ ਮਰਣਿ ਨਹ ਜੋਰੁ ॥

اگر ذی روح چاہے کہ میں زندہ رہوں تو بھی اس میں طاقت نہیں ہے کیونکہ کئی بار انسان علاج کے دوران مرجاتا ہے مرنا بھی اس کے بس میں نہیں ہے۔

ਜੋਰੁ ਨ ਰਾਜਿ ਮਾਲਿ ਮਨਿ ਸੋਰੁ ॥

دھن دولت، زمین جائداد اور شان و شوکت حاصل کرنے میں بھی اس ذی روح کی کوئی طاقت ہے جن کے لیے دل میں جو جنون ہوتا ہے۔

ਜੋਰੁ ਨ ਸੁਰਤੀ ਗਿਆਨਿ ਵੀਚਾਰਿ ॥

آسمانی کتابوں کے علم پر غور کرنے کی بھی اس میں طاقت نہیں ہے۔

ਜੋਰੁ ਨ ਜੁਗਤੀ ਛੁਟੈ ਸੰਸਾਰੁ ॥

دنیا سے آزاد ہونے کے لیے شاستروں میں بتائے گئے طریقوں کو اختیار کرنے کی طاقت بھی اس میں نہیں ہے۔

ਜਿਸੁ ਹਥਿ ਜੋਰੁ ਕਰਿ ਵੇਖੈ ਸੋਇ ॥

جس واہے گرو کے ہاتھ میں طاقت ہے وہی پیدا کر کے دیکھ رہا ہے۔

ਨਾਨਕ ਉਤਮੁ ਨੀਚੁ ਨ ਕੋਇ ॥੩੩॥

چاہیے کہ اس دنیا میں نہ کوئی نے اختیار سے کمتر ہے، نہ برتر ہے گرو نانک جی کہتے ہیں کہ پھر تو یہی جاننا رب جس کو اعمال کے مطابق جیسا رکھتا ہے ویسا ہی وہ رہتا ہے وہ.

ਰਾਤੀ ਰੁਤੀ ਥਿਤੀ ਵਾਰ ॥

راتیں، موسم، تاریخیں، ہفتہ واریاں

ਪਵਣ ਪਾਣੀ ਅਗਨੀ ਪਾਤਾਲ ॥

ہوا، پانی، آگ اور جہنم وغیرہ سب وہم ہیں

ਤਿਸੁ ਵਿਚਿ ਧਰਤੀ ਥਾਪਿ ਰਖੀ ਧਰਮ ਸਾਲ ॥

خالق رب نے اس میں زمین کی شکل میں ایک دھرم شالہ قائم کرکے رکھی ہوئی ہے، اسی کو اعمال کی دنیا کہتے ہیں۔

ਤਿਸੁ ਵਿਚਿ ਜੀਅ ਜੁਗਤਿ ਕੇ ਰੰਗ ॥

اس دھرم شالہ میں کئی طرح کی مخلوقات ہیں، جن کے پاس مختلف قسم کے مذہبی اعمال کی ادائیگی کا طریقہ ہے اور ان کے گورے کالے مختلف طرح کے کردار ہیں۔

ਤਿਨ ਕੇ ਨਾਮ ਅਨੇਕ ਅਨੰਤ ॥

ان کے مختلف طرح کے لاتعداد نام ہیں۔

ਕਰਮੀ ਕਰਮੀ ਹੋਇ ਵੀਚਾਰੁ ॥

دنیا میں گھوم رہے ان مختلف حیوانوں کو ہیں اپنے اچھے اعمال کے حساب سے ہی ان پر غور کیا جاتا ہے۔

ਸਚਾ ਆਪਿ ਸਚਾ ਦਰਬਾਰੁ ॥

غور کرنے والا، وہ شکل و صورت سے پاک خود بھی سچا ہے اور اس کا دربار بھی سچا ہے۔

ਤਿਥੈ ਸੋਹਨਿ ਪੰਚ ਪਰਵਾਣੁ ॥

وہی اس کے دربار میں شان والے ہوتے ہیں جو سچے اولیاء ہیں۔

ਨਦਰੀ ਕਰਮਿ ਪਵੈ ਨੀਸਾਣੁ ॥

جن کے ماتھے پر مہربان واہے گرو کی مہربانی کا نشان لگا ہوا ہوتا ہے۔

ਕਚ ਪਕਾਈ ਓਥੈ ਪਾਇ ॥

رب کے حضور میں کچے پکے ہونے کا امتحان ہوتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਗਇਆ ਜਾਪੈ ਜਾਇ ॥੩੪॥

اے نانک ! اس سچائی کا فیصلہ وہاں جا کر ہی ہوتا ہے۔

ਧਰਮ ਖੰਡ ਕਾ ਏਹੋ ਧਰਮੁ ॥

(رسموں میں) نیک اعمال کی دنیا کا یہی قانون ہے۔ جو پچھلی سطروں میں کہا گیا ہے۔

ਗਿਆਨ ਖੰਡ ਕਾ ਆਖਹੁ ਕਰਮੁ ॥

گرو نانک جی) اب علمی دنیا کے برتاؤ کو بیان کرتے ہیں۔

ਕੇਤੇ ਪਵਣ ਪਾਣੀ ਵੈਸੰਤਰ ਕੇਤੇ ਕਾਨ ਮਹੇਸ ॥

(اس دنیا میں) کتنی اقسام کی ہوا، پانی، آگ ہیں، اور کتنی ہی شکلیں کرشن اور رودر (شیو) کی ہیں۔

ਕੇਤੇ ਬਰਮੇ ਘਾੜਤਿ ਘੜੀਅਹਿ ਰੂਪ ਰੰਗ ਕੇ ਵੇਸ ॥

کتنے ہی برہما اس دنیا میں مختلف شکلوں اور رنگوں کی صورت میں مخلوقات پیدا کرتے ہیں۔

ਕੇਤੀਆ ਕਰਮ ਭੂਮੀ ਮੇਰ ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਧੂ ਉਪਦੇਸ ॥

کتنی ہی کرم بھومیوں، سمیر پہاڑ، قطب کے عقیدت مند اور ان کے پیغام لانے والے ہیں ہیں۔

ਕੇਤੇ ਇੰਦ ਚੰਦ ਸੂਰ ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਮੰਡਲ ਦੇਸ ॥

سیارے اور چاند بھی کتنے ہیں، کتنے ہی سورج، کتنے ہی دائرے اور ملک کی قسمیں ہیں۔

ਕੇਤੇ ਸਿਧ ਬੁਧ ਨਾਥ ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਦੇਵੀ ਵੇਸ ॥

کتنے ہی سادھو، عالم اور دیوتا ہیں، کتنی ہی دیویوں کی شکلیں ہیں۔

ਕੇਤੇ ਦੇਵ ਦਾਨਵ ਮੁਨਿ ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਰਤਨ ਸਮੁੰਦ ॥

کتنے ہی دیوتا، راکشس اور بابا ہیں اور جواہرات سے بھرپور کتنے ہی سمندر ہیں۔

ਕੇਤੀਆ ਖਾਣੀ ਕੇਤੀਆ ਬਾਣੀ ਕੇਤੇ ਪਾਤ ਨਰਿੰਦ ॥

کتنے ہی تخلیق کے ذرائع (انڈے کے ذریعے پیدا ہونا، رحم مادر سے پیدا ہونا) کتنے ہی تعلیم کے ذرائع ہیں۔ (مخالف و موافق)، کتنے ہی بادشاہ ہیں اور کتنے ہی راجا ہیں۔

ਕੇਤੀਆ ਸੁਰਤੀ ਸੇਵਕ ਕੇਤੇ ਨਾਨਕ ਅੰਤੁ ਨ ਅੰਤੁ ॥੩੫॥

کتنی ہی آسمانی علوم ہیں، ان کے خدمتگار بھی کتنے ہی ہیں، گرو نانک جی کہتے ہیں کہ اس کی تخلیق کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ ان سب کے انجام کا ادراک علم کے میدان میں جانے سے ہوتا ہے جہاں روح علم کی گاڑی بن جاتی ہے۔

ਗਿਆਨ ਖੰਡ ਮਹਿ ਗਿਆਨੁ ਪਰਚੰਡੁ ॥

علم کے باب میں جو علم بتایا گیا ہے وہ مضبوط ہے۔

ਤਿਥੈ ਨਾਦ ਬਿਨੋਦ ਕੋਡ ਅਨੰਦੁ ॥

خوشی موجود ہے۔ اس باب میں سریلی، مسرت انگیز، شان دار

ਸਰਮ ਖੰਡ ਕੀ ਬਾਣੀ ਰੂਪੁ ॥

(عمل کے طریقے میں واہے گرو کی عبادت کو اصل مانا گیا ہے) واہے گرو کی عبادت کرنے کا عمل کرنے والے عبادت گزاروں کی آواز میٹھی ہے ۔

ਤਿਥੈ ਘਾੜਤਿ ਘੜੀਐ ਬਹੁਤੁ ਅਨੂਪੁ ॥

وہاں (عمل کے طریقے میں) انوکھی خوبصورتی کی شکل والے کی صورت پیدا ہوتی ہے۔

ਤਾ ਕੀਆ ਗਲਾ ਕਥੀਆ ਨਾ ਜਾਹਿ ॥

ان کی باتوں کو بیان نہیں کیب جا سکتا۔

ਜੇ ਕੋ ਕਹੈ ਪਿਛੈ ਪਛੁਤਾਇ ॥

اگر کوئی ان کی شان بیان کرنے کی کوشش کرتا بھی ہے تو اسے بعد میں پچھتانا پڑتا ہے۔

ਤਿਥੈ ਘੜੀਐ ਸੁਰਤਿ ਮਤਿ ਮਨਿ ਬੁਧਿ ॥

وہاں آسمانی و الہامی علم، عقل و دانش پیدا ہوتے ہیں۔

ਤਿਥੈ ਘੜੀਐ ਸੁਰਾ ਸਿਧਾ ਕੀ ਸੁਧਿ ॥੩੬॥

وہاں پر الہامی علم والے دیووں اور کامل ریاست کی حصول یابی کی سمجھ پیدا ہوتی ہے۔

ਕਰਮ ਖੰਡ ਕੀ ਬਾਣੀ ਜੋਰੁ ॥

جن عبادت گزاروں پر واہے گرو کی مہربانی ہوئی ان کی آواز طاقت ور ہوجاتی ہے۔

ਤਿਥੈ ਹੋਰੁ ਨ ਕੋਈ ਹੋਰੁ ॥

جہاں پر یہ عبادت گزار موجود ہوتے ہیں وہاں پر کوئی اور نہیں ہوتا۔

ਤਿਥੈ ਜੋਧ ਮਹਾਬਲ ਸੂਰ ॥

ان عبادت گزاروں میں جسم کو جیتنے والے جنگجو، حواس کو جیتنے والے سپاہی اور دل کو جیتنے والے بہادر ہیں۔

ਤਿਨ ਮਹਿ ਰਾਮੁ ਰਹਿਆ ਭਰਪੂਰ ॥

ان میں بھگوان رام پوری طرح رہتے ہیں۔

ਤਿਥੈ ਸੀਤੋ ਸੀਤਾ ਮਹਿਮਾ ਮਾਹਿ ॥

ان غیر متشکل رام کی جلالی صورت سیتا، چاند کی طرح چمکدار اور دل کو ٹھنڈا کرنے والی ہے۔

ਤਾ ਕੇ ਰੂਪ ਨ ਕਥਨੇ ਜਾਹਿ ॥

ایسی شکل حاصل کرنے والوں کی خوبیاں بیان نہیں کی جا سکتیں۔

ਨਾ ਓਹਿ ਮਰਹਿ ਨ ਠਾਗੇ ਜਾਹਿ ॥

وہ عبادت گزار نہ تو مرتے ہیں اور نہ ہی ٹھگے جاتے ہیں۔

ਜਿਨ ਕੈ ਰਾਮੁ ਵਸੈ ਮਨ ਮਾਹਿ ॥

جن کے دل میں بھگوان رام کی شکل موجود ہوتی ہے۔

ਤਿਥੈ ਭਗਤ ਵਸਹਿ ਕੇ ਲੋਅ ॥

وہاں کئی جہانوں کے عبادت گزار رہتے ہیں۔

ਕਰਹਿ ਅਨੰਦੁ ਸਚਾ ਮਨਿ ਸੋਇ ॥

جن کے دل میں صورت سے پاک حق ذات رہتی ہے، وہ خوشی حاصل کرتے ہیں۔

ਸਚ ਖੰਡਿ ਵਸੈ ਨਿਰੰਕਾਰੁ ॥

سچ بولنے والوں کے دل (سچکھنڈ) میں وہ غیر متشکل رب رہتا ہے یعنی جنت جہان، (جہاں نیک لوگوں کے ٹھکانے ہیں) میں وہ خوب رو واہے گرو رہتا ہے۔

ਕਰਿ ਕਰਿ ਵੇਖੈ ਨਦਰਿ ਨਿਹਾਲ ॥

یہ خالق واہے گرو اپنی مخلوق پیدا کرکے مہربانی سے دیکھتا ہے یعنی اس کی پرورش کرتا ہے۔

ਤਿਥੈ ਖੰਡ ਮੰਡਲ ਵਰਭੰਡ ॥

سچائی کی اس سرزمین میں لامحدود بلاک، تقسیم اور کائنات ہے۔

ਜੇ ਕੋ ਕਥੈ ਤ ਅੰਤ ਨ ਅੰਤ ॥

اگر کوئی اس کے آخر کو بیان کرے، تو انتہا نہیں پا سکتا کیونکہ وہ لامحدود ہے۔

ਤਿਥੈ ਲੋਅ ਲੋਅ ਆਕਾਰ ॥

وہاں بہت سے جہان موجود ہیں اور ان میں رہنے والوں کے وجود بھی مختلف ہیں۔

ਜਿਵ ਜਿਵ ਹੁਕਮੁ ਤਿਵੈ ਤਿਵ ਕਾਰ ॥

پھر جس طرح وہ قہار واہے گرو حکم کرتا ہے، اسی طرح وہ عمل کرتے ہیں۔

ਵੇਖੈ ਵਿਗਸੈ ਕਰਿ ਵੀਚਾਰੁ ॥

اسنے اس پیدا کیے ہوئے جہان کو دیکھ کر اور اچھے اور برے کاموں پر غور کر کے وہ خوش ہوتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਕਥਨਾ ਕਰੜਾ ਸਾਰੁ ॥੩੭॥

گرو نانک جی کہتے ہیں کہ میں نے اس ض صورت سے پاک ذات کے جوہر کے بارے میں جو کچھ بیان کیا ہے اسے بیان کرنا بہت مشکل ہے۔

ਜਤੁ ਪਾਹਾਰਾ ਧੀਰਜੁ ਸੁਨਿਆਰੁ ॥

حواس پر قابو پانے کی بھٹی بنو، ضبط کا سنار بنو۔

ਅਹਰਣਿ ਮਤਿ ਵੇਦੁ ਹਥੀਆਰੁ ॥

مضبوط عقل والی تدبیر کرو، گرو علم کا ہتھوڑا ہو۔

ਭਉ ਖਲਾ ਅਗਨਿ ਤਪ ਤਾਉ ॥

غیر متشکل کے خوف کو لازم پکڑو اور سادہ زندگی کو آگ کی تپش بناؤ۔

ਭਾਂਡਾ ਭਾਉ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਤਿਤੁ ਢਾਲਿ ॥

دل کی محبت کو برتن بنا کر اس میں امرت نام کو گلایا جائے۔

ਘੜੀਐ ਸਬਦੁ ਸਚੀ ਟਕਸਾਲ ॥

اسی سچی ٹکسال میں اخلاقی زندگی کو پیدا کیا جاتا ہے۔ یعنی ایسی ٹکسال سے ہی نیک زندگی بنائی جا سکتی ہے۔

ਜਿਨ ਕਉ ਨਦਰਿ ਕਰਮੁ ਤਿਨ ਕਾਰ ॥

جن پر واہے گرو کی مہربانی ہوتی ہے، انھیں کو یہ کام کرنے کو ملتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਨਦਰੀ ਨਦਰਿ ਨਿਹਾਲ ॥੩੮॥

اے نانک ! ایسی نیک مخلوق اس بحرِ رحمت کی مہربانی کی وجہ سے شکر گزار ہوتے ہیں۔ 38 ,

ਸਲੋਕੁ ॥

آیت:

ਪਵਣੁ ਗੁਰੂ ਪਾਣੀ ਪਿਤਾ ਮਾਤਾ ਧਰਤਿ ਮਹਤੁ ॥

تمام جہان کی مالک ہوا ہے، پانی باپ ہے، اور زمین عظیم ماں ہے.

ਦਿਵਸੁ ਰਾਤਿ ਦੁਇ ਦਾਈ ਦਾਇਆ ਖੇਲੈ ਸਗਲ ਜਗਤੁ ॥

دن اور رات دونوں دائی اور دائی کے بچے (بچوں کو کھلانے والے) کی طرح ہیں اور ساری دنیا ان دونوں کی گود میں کھیل رہی ہے۔

ਚੰਗਿਆਈਆ ਬੁਰਿਆਈਆ ਵਾਚੈ ਧਰਮੁ ਹਦੂਰਿ ॥

اچھے اور برے کاموں کا فیصلہ اس واہے گرو کے دربار میں ہو گا۔

ਕਰਮੀ ਆਪੋ ਆਪਣੀ ਕੇ ਨੇੜੈ ਕੇ ਦੂਰਿ ॥

اپنے اچھے اعمال کی وجہ سے ہی روح واہے گرو کے قریب یا دور ہوتی ہے۔

ਜਿਨੀ ਨਾਮੁ ਧਿਆਇਆ ਗਏ ਮਸਕਤਿ ਘਾਲਿ ॥

جنہوں نے رب کے نام کا ذکر کیا ہے، وہ ذکر، تقوی وغیرہ سے کی گئی محنت میں کامیاب ہوئے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਤੇ ਮੁਖ ਉਜਲੇ ਕੇਤੀ ਛੁਟੀ ਨਾਲਿ ॥੧॥

گرو نانک دیو جی بیان کرتے ہیں کہ ایسے نیک لوگوں کے چہرے روشن ہو گئے ہیں اور کتنے ہی ذی روح ان کے ساتھ یعنی ان کی پیروی کر کے، آمد و رفت کے چکر سے آزاد ہو گئی ہیں۔ 1۔

ਅਰਦਾਸ

عبادت

੧ੴ ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕੀ ਫ਼ਤਹਿ॥

رب ایک ہے۔ تمام فتح حیرت انگیز گرو (رب) کی ہے۔

ਸ੍ਰੀ ਭਗੌਤੀ ਜੀ ਸਹਾਇ।

قابل احترام تلوار (جسموں کو ختم کرنے والے کی شکل میں رب) ہماری مدد کریں !

ਵਾਰ ਸ੍ਰੀ ਭਗੌਤੀ ਜੀ ਕੀ ਪਾਤਸ਼ਾਹੀ ੧੦||

دسویں گرو کے ذریعہ سنائی گئی قابل احترام تلوار کی تعریف۔

ਪ੍ਰਿਥਮ ਭਗੌਤੀ ਸਿਮਰਿ ਕੈ ਗੁਰ ਨਾਨਕ ਲਈਂ ਧਿਆਇ॥

پہلے تلوار کو یاد کرو (خدا کو برائیوں کو ختم کرنے والے کی شکل میں رب)؛ پھر نانک کو یاد کریں (ان کی روحانی شراکت پر

دھیان دیں)۔

ਫਿਰ ਅੰਗਦ ਗੁਰ ਤੇ ਅਮਰਦਾਸੁ ਰਾਮਦਾਸੈ ਹੋਈਂ ਸਹਾਇ॥

پھر گرو انگد، گرو امرداس اور گرو رام داس کو یاد کریں اور ان کا دھیان کریں۔ کیا وہ ہماری مدد کرسکتے ہیں ! (ان کی روحانی

شراکت پر دھیان دیں)۔

ਅਰਜਨ ਹਰਗੋਬਿੰਦ ਨੋ ਸਿਮਰੌ ਸ੍ਰੀ ਹਰਿਰਾਇ॥

گرو ارجن، گرو ہرگوبند اور محترم گرو ہر رائے کو یاد کریں اور ان کا دھیان کریں۔ (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਸ੍ਰੀ ਹਰਿਕ੍ਰਿਸ਼ਨ ਧਿਆਈਐ ਜਿਸ ਡਿਠੈ ਸਭਿ ਦੁਖ ਜਾਇ॥

قابل احترام گرو ہر کرشن کو یاد کریں اور ان کا دھیان کریں، جن کے دیدار سے تمام مصائب دور ہو جاتے ہیں۔ (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਤੇਗ ਬਹਾਦਰ ਸਿਮਰਿਐ ਘਰ ਨਉ ਨਿਧਿ ਆਵੈ ਧਾਇ॥

گرو تیگ بہادر کو یاد کریں اور پھر روحانی دولت کے نو ذرائع آپ کے گھر تیزی سے آئیں گے۔

ਸਭ ਥਾਂਈ ਹੋਇ ਸਹਾਇ॥

اے رب! برائے کرم ہمیں راستہ دکھا کر ہر جگہ ہماری مدد کریں۔

ਦਸਵਾਂ ਪਾਤਸ਼ਾਹ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਗੋਬਿੰਦ ਸਿੰਘ ਸਾਹਿਬ ਜੀ! ਸਭ ਥਾਂਈ ਹੋਇ ਸਹਾਇ॥

قابل احترام دسویں گرو گوبند سنگھ (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں) کو یاد کریں۔

ਦਸਾਂ ਪਾਤਸ਼ਾਹੀਆਂ ਦੀ ਜੋਤ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਜੀ ਦੇ ਪਾਠ ਦੀਦਾਰ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

قابل احترام گرو گرنتھ صاحب میں موجود دس راجاؤں کی الہی روشنی پر غور اور دھیان کریں اور اپنے خیالات کو الہی تعلیمات کی طرف موڑیں اور گرو گرنتھ صاحب کی نظر سے خوشی حاصل کریں۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب)!

ਪੰਜਾਂ ਪਿਆਰਿਆਂ, ਚੌਹਾਂ ਸਾਹਿਬਜ਼ਾਦਿਆਂ, ਚਾਲ੍ਹੀਆਂ ਮੁਕਤਿਆਂ, ਹਠੀਆਂ ਜਪੀਆਂ, ਤਪੀਆਂ, ਜਿਨ੍ਹਾ ਨਾਮ ਜਪਿਆ, ਵੰਡ ਛਕਿਆ, ਦੇਗ ਚਲਾਈ, ਤੇਗ ਵਾਹੀ, ਦੇਖ ਕੇ ਅਣਡਿੱਠ ਕੀਤਾ, ਤਿਨ੍ਹਾਂ ਪਿਆਰਿਆਂ, ਸਚਿਆਰਿਆਂ ਦੀ ਕਮਾਈ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ, ਖਾਲਸਾ ਜੀ ! ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

(گرو گوبند سنگھ کے) چار بیٹوں کے پانچ متعلقین کے اعمال کے بارے میں سوچو۔ چالیس شہیدوں کی؛ ناقابل یقین عزم کے بہادر سکھوں کی؛ نام کے رنگ میں ڈوبے عبادت گذاروں کی؛ ان میں سے جو نام میں مگن تھے؛ ان لوگوں میں سے

جنہوں نے نام کا ذکر کیا اور صحبت میں اپنا کھانا کھایا۔ مفت باورچی خانے شروع کرنے والوں میں سے؛ (حق کی حفاظت کے لیے) تلوار چلانے والوں میں سے؛ دوسروں کی خامیوں کو نظر انداز کرنے والوں میں سے؛ اوپر سب خالص اور سچے عقیدت مند تھے۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਸਿੰਘਾਂ ਸਿੰਘਣੀਆਂ ਨੇ ਧਰਮ ਹੇਤ ਸੀਸ ਦਿੱਤੇ, ਬੰਦ ਬੰਦ ਕਟਾਏ, ਖੋਪਰੀਆਂ ਲੁਹਾਈਆਂ, ਚਰਖੜੀਆਂ ਤੇ ਚੜੇ, ਆਰਿਆਂ ਨਾਲ ਚਿਰਾਏ ਗਏ, ਗੁਰਦੁਆਰਿਆਂ ਦੀ ਸੇਵਾ ਲਈ ਕੁਰਬਾਨੀਆਂ ਕੀਤੀਆਂ, ਧਰਮ ਨਹੀਂ ਹਾਰਿਆ, ਸਿੱਖੀ ਕੇਸਾਂ ਸੁਆਸਾਂ ਨਾਲ ਨਿਬਾਹੀ, ਤਿਨ੍ਹਾਂ ਦੀ ਕਮਾਈ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ ਖਾਲਸਾ ਜੀ! ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

ان بہادر سکھ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کے ذریعے کی گئی بے مثال خدمات کو سوچیں اور یاد کریں، جنہوں نے اپنے سر قربان کیے؛ لیکن اپنے سکھ مذہب سے دستبردار نہیں ہوئے۔ جس نے جسم کے ہر جوڑ کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیے۔ جس کی کھوپڑی نکال دی۔ جنہیں پہیوں پر باندھ کر گھمایا جاتا تھا اور ٹکڑوں میں توڑ دیا جاتا تھا، جنہیں آری سے کاٹا گیا تھا۔ جو زندہ بچ گئے تھے۔ جنہوں نے گوردواروں کے وقار کو برقرار رکھنے کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔ جنہوں نے اپنا سکھ مذہب ترک نہیں کیا۔ جنہوں نے اپنے سکھ مذہب کو قائم رکھا اور آخری سانس تک اپنے لمبے بالوں کو بچایا۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਪੰਜਾਂ ਤਖਤਾਂ, ਸਰਬੱਤ ਗੁਰਦੁਆਰਿਆਂ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

اپنے خیالات کو سبھی آسنوں اور تمام گوردواروں کی طرف موڑیں۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਪ੍ਰਿਥਮੇ ਸਰਬੱਤ ਖਾਲਸਾ ਜੀ ਕੀ ਅਰਦਾਸ ਹੈ ਜੀ, ਸਰਬੱਤ ਖਾਲਸਾ ਜੀ ਕੋ ਵਾਹਿਗੁਰੂ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਚਿਤ ਆਵੇ, ਚਿੱਤ ਆਵਨ ਕਾ ਸਦਕਾ ਸਰਬ ਸੁਖ ਹੋਵੇ।

سب سے پہلے، تمام معزز خالصہ یہ دعا کریں کہ وہ آپ کے نام کا دھیان کریں۔ اور اسے مراقبہ کے ذریعے تمام لذتیں اور مسرتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

ਜਹਾਂ ਜਹਾਂ ਖਾਲਸਾ ਜੀ ਸਾਹਿਬ, ਤਹਾਂ ਤਹਾਂ ਰਛਿਆ ਰਿਆਇਤ, ਦੇਗ ਤੇਗ ਫ਼ਤਹਿ, ਬਿਰਦ ਕੀ ਪੈਜ, ਪੰਥ ਕੀ ਜੀਤ, ਸ੍ਰੀ ਸਾਹਿਬ ਜੀ ਸਹਾਇ, ਖਾਲਸੇ ਜੀ ਕੇ ਬੋਲ ਬਾਲੇ, ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

محترم خالصہ جہاں بھی موجود ہوں، اپنی حفاظت اور فضل عطا کریں۔ مفت باورچی خانہ اور تلوار کبھی ناکام نہ ہو۔ اپنے عقیدت مندوں کی عزت بنائے رکھیں۔ سکھ لوگوں پر فتح عطا کریں؛ قابل احترام تلوار ہمیشہ ہماری مدد کو آئے۔ خالصہ کو ہمیشہ احترام ملے۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਸਿੱਖਾਂ ਨੂੰ ਸਿੱਖੀ ਦਾਨ, ਕੇਸ ਦਾਨ, ਰਹਿਤ ਦਾਨ, ਬਿਬੇਕ ਦਾਨ, ਵਿਸਾਹ ਦਾਨ, ਭਰੋਸਾ ਦਾਨ, ਦਾਨਾਂ ਸਿਰ ਦਾਨ, ਨਾਮ ਦਾਨ, ਸ੍ਰੀ ਅੰਮ੍ਰਿਤਸਰ ਜੀ ਦੇ ਇਸ਼ਨਾਨ, ਚੌਂਕੀਆਂ, ਝੰਡੇ, ਬੁੰਗੇ, ਜੁਗੋ ਜੁਗ ਅਟੱਲ, ਧਰਮ ਕਾ ਜੈਕਾਰ, ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!!!

براہِ کرم سکھوں کو سکھ مذہب کا تحفہ، لمبے بالوں کا تحفہ، سکھ قوانین پر عمل کرنے کا تحفہ، الہی علم کا تحفہ، پختہ یقین کا تحفہ، یقین کا تحفہ اور نام کا سب سے بڑا تحفہ عطا کریں۔ ربا وے ! گانا بجانے والو، حویلی اور بینر ہمیشہ کے لیے موجود رہیں۔ سچ کی ہمیشہ فتح ہو، بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਸਿੱਖਾਂ ਦਾ ਮਨ ਨੀਵਾਂ, ਮਤ ਉੱਚੀ ਮਤ ਦਾ ਰਾਖਾ ਆਪ ਵਾਹਿਗੁਰੂ।

تمام سکھوں کے دل شائشتہ رہیں اور ان کا علم بلند ہو۔ ربا وے ! آپ علم کے محافظ ہیں۔

ਹੇ ਨਿਮਾਣਿਆਂ ਦੇ ਮਾਣ, ਨਿਤਾਣਿਆਂ ਦੇ ਤਾਣ, ਨਿਓਟਿਆਂ ਦੀ ਓਟ, ਸੱਚੇ ਪਿਤਾ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ! ਆਪ ਦੇ ਹਜ਼ੂਰ.....ਦੀ ਅਰਦਾਸ ਹੈ ਜੀ।

اے سچے والد، واہے گرو ! آپ دین کی شان ہیں، بے بسوں کی طاقت، بے سہارا لوگوں کی پناہ گاہ ہیں، ہم آپ کی بارگاہ میں عاجزی سے دعا کرتے ہیں۔(یہاں کئے گئے موقع یا دعا کی جگہ کو تبدیل کردیا کریں)۔

ਅੱਖਰ ਵਾਧਾ ਘਾਟਾ ਭੁੱਲ ਚੁੱਕ ਮਾਫ ਕਰਨੀ। ਸਰਬੱਤ ਦੇ ਕਾਰਜ ਰਾਸ ਕਰਨੇ।

برائے مہربانی اوپر دعا کو پڑھنے میں ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف کریں۔ برائے کرم سب کے مقاصد کو پورا کریں۔

ਸੇਈ ਪਿਆਰੇ ਮੇਲ, ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਮਿਲਿਆਂ ਤੇਰਾ ਨ ਚਿੱਤ ਆਵੇ। ਨਾਨਕ ਨਾਮ ਚੜ੍ਹਦੀ ਕਲਾ, ਤੇਰੇ ਭਾਣੇ ਸਰਬੱਤ ਦਾ ਭਲਾ।

برائے کرم ہمیں اُن سچے عبادت گذاروں سے ملوائیں، جن سے مل کر، ہم آپ کے نام کو یاد اور دھیان کر سکیں۔ ربا وے ! سچے گرو نانک کے ذریعے، آپ کا نام بلند ہو سکتا ہے اور آپ کی خواہش کے مطابق سب خوشحال ہو سکتے ہیں۔

ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕਾ ਖ਼ਾਲਸਾ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕੀ ਫਤਹਿ

خالصہ رب کا ہے۔ تمام فتح رب کی فتح ہے

-

سفر کے لیے فلسفہ

سکھ مت کا تصور منطق، جامعیت اور روحانی اور مادی دنیا کے لیے "بغیر کسی دکھاوے کے" نظریے کی خاصیت ہے۔ اس کی مذہبی کتاب سادگی سے نشان زد ہیں۔ سکھ اخلاقیات میں آدمی کے خود کے لیے فرض اور سماج کے لیے (سنگت) کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے۔

سکھ مذہب قریب قریب 500 سال پہلے گرونانک کے ذریعے بنیاد رکھی ہوئی دنیا کا سب سے قوی مذہب ہے۔ یہ ایک اعلیٰ ہستی اور کائنات کو بنانے والے (واہے گرو) میں بھروسے پر زور دیتا ہے۔ یہ مسلسل خوشیوں کے لیے ایک آسان سیدھا راستہ فراہم کرتا ہے اور محبت اور دنیاوی بھائی چارے کا پیغام پھیلاتا ہے۔ سکھ مذہب سختی سے ایک توحید پرستی وشواس ہے اور رب کو محض ایک ایسی ہستی کے طور پر تسلیم کرتا ہے جو وقت یا جگہ کی حدود کے تابع نہیں ہے۔

سکھ مذہب کا ماننا ہے کہ صرف ایک ہی رب ہے، جو خالق، پالنے والا، تباہ کرنے والا ہے اور انسانی شکل نہیں لیتا۔پیغمبر کے نظریے کا سکھ مذہب میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ دیوی دیوتاؤں اور دیگر دیوتاؤں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔

سکھ مذہب میں اخلاقیات اور مذہب ایک ساتھ چلتے ہیں۔ روحانی ترقی کی طرف قدم بڑھانے کے لیے انسان کو روزمرہ کی زندگی میں، اخلاقی اوصاف کو پیدا کرنا چاہیے اور خوبیوں پر عمل کرنا چاہیے۔ ایمانداری، ہمدردی، سخاوت، نرمی اور عاجزی جیسے اوصاف کو صرف کوشش اور استقامت سے ہی پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ ہمارے عظیم گرؤں کی زندگی اس سمت میں تحریک کا ذریعہ ہے۔

سکھ مذہب سکھاتا ہے کہ انسانی زندگی کا مقصدپیدائش اور موت کے چکر کو توڑنا اور رب میں ضم ہونا ہے۔ یہ گرو کی تعلیمات پر عمل کرنے، مقدس نام (نام) پر دھیان اور خدمت اور خیراتی کام انجام دے کر پورا کیا جا سکتا ہے۔

نام راہ رب کو یاد کرنے کے لیے روزانہ عبادے پر زور دیتا ہے۔ نجات حاصل کرنے کے لیے انسان کو پانچ جذبات، کام (خواہش)، کرودھ (غصہ)، لوبھ (لالچ)، موہ (دنیاوی لگاؤ) اور اہنکار (فخر) پر قابو رکھنا ہوگا۔ سنگھ سکھ مذہب میں برت اور

مقدس مقام کی زیارت، شگون اور مراقبہ جیسے رسومات اور معمولات کو رد کر دیا گیا ہے۔ انسانی زندگی کا مقصد واہے گرو کے ساتھ ضم ہونا ہے اور یہ گرو گرنتھ صاحب کی تعلیمات پر عمل کرنے سے پورا کیا جاتا ہے۔ سکھ مذہب عبادت کے راستے یا عقیدت کے راستے پر زور دیتا ہے۔ حالاں کہ یہ علمی راستہ (علم کا راستہ) اور کرم راہ (عمل کا راستہ) کی اہمیت کو پہچانتا ہے۔ یہ روحانی مقصد تک پہنچنے کے لیے رب کے فضل حاصل کرنے کی ضرورت پر سب سے زیادہ زور دیتا ہے۔

سکھ مت ایک جدید، عقلی اور عملی مذہب ہے۔ اس کا ماننا ہے کہ عام خاندانی زندگی (آل و اولاد) کی نجات کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ نجات حاصل کرنے کے لیے برہم چاریہ یا دنیا کا ترک کرنا ضروری نہیں ہے۔ دنیاوی برائیوں اور لالچوں سے الگ رہنا ممکن ہے۔ ایک عقیدت مند کو دنیا میں رہنا چاہئے اور پھر بھی اپنے سر کو عام دباؤ اور ہنگاموں سے اوپر رکھنا چاہئے۔ وہ ایک عقلمند سپاہی ہونا چاہیے اور واہے گرو کے لیے سنت ہونا چاہیے۔

سکھ مذہب سبھی ملکوں میں پایا جانے والا اور "سکولر مذہب" ہے اور اس طرح ذات، عقیدہ، نسل یا جنس کی بنیاد پر تمام بھیدوں کو خارج کرتا ہے۔ یہ مانتا ہے کہ رب کی نظر میں سبھی انسان برابر ہیں۔ گرووں نے عورتوں کی برابری پر زور دیا اور بچیوں کے قتل اور ستی (بیوہ کو جلانے) کے رواج کو خارج کر دیا۔ اس نے بیوہ کی دوبارہ شادی کو بھی فعال طور پر فروغ دیا اور پردہ کے نظام کو خارج کر دیا۔ ذہن کو اس پر مرکوز رکھنے کے لیے مقدس نام (نام) کا دھیان کرنا چاہیے اور خدمت اور خیراتی کام کرنا چاہیے۔ ایمانداری سے کام (کرت کرن) کے ذریعے اپنی روزی کمانا معزز سمجھا جاتا ہے، نہ کہ بھیک مانگ کر یا بے ایمانی سے۔ دوسروں کے ساتھ اشتراک کرنا بھی ایک سماجی ذمہ داری ہے۔ انسان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ دسوند (اپنی کمائی کے 10%) کے ذریعے ضرورت مندوں کی مدد کرے گا۔ سیوا، سماجی خدمات بھی سکھ مذہب کا ایک لازمی حصہ ہے۔ ہر گوردوارے میں مفت سماجی کچن (لنگر) اور تمام مذاہب کے لوگوں کے لیے کھلا اس سماجی خدمات کا ایک اظہار ہے۔ سکھ مذہب یہ یقین کہ جو کچھ بھی ہو گا صحیح اور اچھا ہو گا اور امید کی وکالت کرتا ہے۔ یہ مایوسی کے نظریے کو قبول نہیں کرتا۔

گروؤں کا خیال تھا کہ اس زندگی کا ایک ہدف اور ایک مقصد ہے۔ یہ خود اور رب کے ادراک کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ وہ اپنے اعمال کے نتائج سے حفاظت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اس لیے اسے اپنے کاموں میں بہت محتاط رہنا چاہیے۔

سکھوں کا صحیفہ، گرو گرنتھ صاحب، ابدی گرو ہیں۔ یہی واحد مذہب ہے جس نے مقدس کتاب کو مذہبی استاد کا درجہ دیا ہے۔ سکھ مذہب میں ایک زندہ انسانی گرو (پیغمبر) کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔

خواتین کا کردار

سکھ مذہب کے اصول بتاتے ہیں کہ خواتین میں مردوں کے برابر روحیں ہوتی ہیں اور انہیں اپنی روحانیت پیدا کرنے کا مساوی حق ہوتا ہے۔ وہ مذہبی اجتماعات میں لوگوں کی رہنمائی کر سکتے ہیں، اکھنڈ رستا (مقدس صحیفوں کی مسلسل تلاوت) میں حصہ لے سکتے ہیں، کرتن (ایک گروپ میں بھجن کی تلاوت) کر سکتے ہیں، گرنتھوں (پجاری) کے طور پر کام کر سکتے ہیں۔ وہ تمام مذہبی، ثقافتی، سماجی اور سیکولر سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ سکھ مذہب مردوں اور عورتوں کو برابری دینے والا دنیا کا پہلا بڑا مذہب تھا، گرو نانک نے صنفی مساوات کی تبلیغ کی، اور ان کے جانشین گروؤں نے خواتین کو سکھ عبادت اور مشق کی تمام سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لینے کی ترغیب دی۔

گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

عورت اور مرد، سبھی رب نے بنائے ہیں۔ یہ سب رب کا کھیل ہے۔ نانک کہتے ہیں: آپ کی پوری دنیا اچھی اور مقدس ہے۔ ایس جی جی ایس صفحہ 304

سکھ تاریخ نے مردوں کی خدمت، لگن، قربانی اور بہادری میں خواتین کا کردار برابر درج کیا ہے۔ خواتین کے اخلاقی وقار، خدمت اور ایثار کی بہت سی مثالیں سکھ روایت میں لکھی گئی ہیں۔ سکھ مذہب کے مطابق مرد اور عورت ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ باہمی تعلق اور باہمی انحصار کے نظام میں جہاں مرد عورت سے پیدا ہوتا ہے اور عورت مرد کے بیج سے پیدا ہوتی ہے۔

سکھ مت کے مطابق ایک مرد اپنی زندگی میں عورت کے بغیر محفوظ اور مکمل محسوس نہیں کر سکتا ہے، اور ایک مرد کی کامیابی اس عورت کی محبت اور قربانی سے کڑی ہوئی ہے، جو اس کے ساتھ اپنی زندگی گذارتی ہے، اور اس کے برعکس۔ گرو نانک نے کہا:

یہ ایک عورت ہے جو دوڑ کو جاری رکھتی ہے" اور ہمیں "عورت کو بے کار اور مجرم نہیں سمجھنا چاہئے، [جب] لیڈر اور بادشاہ خواتین سے پیدا ہوتے ہیں"۔ ایس جی جی ایس، صفحہ: 473۔

نجات: اٹھانے کا ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ آیا کوئی مذہب خواتین کو نجات حاصل کرنے کے قابل مانتا ہے، یہاں رب کا حصول یا اعلیٰ روحانی مقام، گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

"سبھی جاندار میں رب بستا ہے، رب تمام شکلوں، نر اور مادہ پر محیط ہے" (گرو گرنتھ صاحب، صفحہ 605)۔

گرو گرنتھ صاحب کے اوپر لکھی بات سے، رب کی روشنی دونوں جنسوں کے ساتھ یکساں طور پر رہتی ہے۔ اس لیے مرد اور عورت دونوں گرو کی تعلیمات پر عمل کر کے یکساں طور پر آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔ کوئی مذاہب میں ایک عورت کو مرد کی روحانیت میں رکاوٹ سمجھا جاتا ہے لیکن سکھ مذہب میں نہیں۔ گرو نے اسے مسترد کر دیا۔ 'سکھ مذہب پر موجودہ خیالات' میں، ایلس باسکر کے کہتی ہیں:

"پہلے گرو نے عورت کو مرد کے برابر رکھا... عورت مرد کے لیے رکاوٹ نہیں تھی، بلکہ رب کی خدمت کرنے اور آزادی کی تلاش میں ایک ساتھی تھی"۔

شادی

گرو نانک نے خاندان کی سفارش کی- ایک فیملی والے کی زندگی، برہم چاریہ اور ترک کے بجائے شوہر اور بیوی برابر کے شریک تھے اور دونوں وفاداری کے قانون کے پابند تھے۔ مقدس آیات میں، گھریلو خوشی کو ایک پیارے آئیڈیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور شادی رب سے محبت کے اظہار کے لیے ایک چل رہی شکل فراہم کرتی ہے۔ ابتدائی سکھ مت کے شاعر اور سکھ نظریے کے مستند ترجمان بھائی گرداس نے خواتین کو بہت زیادہ خراج تحسین پیش کیا ہے۔ وہ کہتا ہے:

ایک عورت اپنے والدین کے گھر میں پسندیدہ ہے، اپنے والد اور والدہ سے بہت پیار کرتی ہے۔ اپنے سسرال میں، وہ خاندان کی بنیاد ہے، اس کی خوش قسمتی کی ضمانت ہے... روحانی علم میں شرکت کرنا اور حکمت اور اعلیٰ صفات سے مالا مال، ایک عورت، مرد کا دوسرا آدھا، اسے آزادی کے دروازے تک لے جاتا ہے۔ (ورن، وی 16)

برابری کا درجہ

مردوں اور عورتوں کے درمیان یکساں جگہ کو یقینی بنانے کے لیے، گرو نے شروعات، ہدایات یا سنگت (مقدس سنگتی) اور پنگت (ایک ساتھ کھانے) کاموں میں حصہ لینے کے معاملے میں جنسوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔ سروپ داس بھلا، مہیما پرکاش کے مطابق، گرو امرداس نے خواتین کے پردے کے استعمال کی مخالفت کی۔ انہوں خواتین کو شاگردوں میں بعض برادریوں کی نگرانی کے لیے چنا اور ستی رواج کے خلاف تبلیغ کی۔ سکھ تاریخ میں بہت سی خواتین کے نام درج ہیں، جیسے ماتا گجری، مائی بھاگو، ماتا سندری، رانی صاحب کور، رانی سدا کور اور مہارانی جند کور، جنہوں نے اپنے دور کے واقعات میں اہم کردار ادا کیا۔

تعلیم

سکھ مذہب میں تعلیم کو بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ یہ کسی کی بھی کامیابی کی کنجی ہے۔ یہ شخصی ترقی کا ایک طریقہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ تیسرے گرو نے کئ اسکولوں کو قائم کا۔ گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

تمام الہی علم اور غور و فکر گرو کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں" (گرو گرنتھ صاحب، صفحہ 831)۔

سبھی کے لیے تعلیم ضروری ہے اور سبھی کو سب سے اچھا بننے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ تیسرے گرو کی طرف سے بھیجے گئے سکھ مشنریوں میں باون خواتین تھیں۔ 'سکھ خواتین کا کردار اور حیثیت' میں ڈاکٹر مہندر کور گل لکھتی ہیں

"گرو امرداس کو بھروسہ تھا کہ کوئی بھی تعلیم اس وقت تک جڑ نہیں پکڑ سکتی؛ جب تک کہ انہیں خواتین حضرات قبول نہیں کرتی۔"

لباس پر پابندی

خواتین کو نقاب نہ پہننے کی ضرورت کے علاوہ، سکھ مذہب ڈریس کوڈ کے بارے میں ایک عام لیکن بہت اہم بیان دیتا ہے۔ یہ جنس سے قطع نظر تمام سکھوں پر لاگو ہوتا ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

"ایسے کپڑے پہننے سے پرہیز کریں جن میں جسم آرام محسوس نہ کرے اور دماغ خراب خیالات سے بھرا ہو۔" ایس جی جی ایس، صفحہ 16

اس طرح سکھوں کو احساس ہوگا کہ کس قسم کے کپڑے دماغ کو برے خیالات سے بھرتے ہیں اور ان سے بچنا چاہیے۔ سکھ خواتین سے کرپان (تلوار) اور باقی کے ساتھ اپنی حفاظت کرنے کی امید کی جاتی ہے، یہ خواتین کے لیے منفرد ہے کیونکہ یہ تاریخ میں پہلی بار ہے جب خواتین سے اپنی حفاظت کرنے کی امید کی گئی تھی اور ان سے جسمانی تحفظ کے لیے مردوں پر موقوف ہونے کی امید نہیں کی گئی تھی۔

ایس جی جی ایس اقتباس:

زمین اور آسمان میں مجھے کوئی اور نظر نہیں آتا۔ تمام عورتوں اور مردوں میں، اس کی روشنی چمک رہی ہے۔" ایس جی جی ایس صفحہ 223۔

عورت سے مرد کی پیدائش ہوتی ہے۔ عورت کے اندر، مرد کا تصور کیا جاتا ہے؛ عورت سے وہ جڑا ہوا ہے اور شادی شدہ ہے، عورت اس کی دوست بن جاتی ہے۔ خواتین کے ذریعے آنے والی نسلیں آتی ہیں۔ جب اس کی بیوی مر جاتی ہے تو وہ دوسری عورت کو تلاش کرتا ہے۔ وہ عورت کا پابند ہے۔ تو اسے برا کیوں کہتے ہو؟ ان ہی سے راجا پیدا ہوتے ہیں۔ عورت سے عورت پیدا ہوتی ہے۔ عورت کے بغیر، کوئی بھئی نہیں ہوگا. گرو نانک، ایس جی جی ایس صفحہ 473

جہیز کے حوالے سے: "اے میرے رب، مجھے اپنا نام میری شادی کے تحفے اور جہیز کے طور پر دے دو"۔ شری گرو رام داس جی، صفحہ 78، لائن 18 ایس جی جی ایس

پردے کے رواج کے بارے میں: "رکو، رکو، بہو - اپنے چہرے کو گھنگھٹ سے مت ڈھکو، آخر میں اس سے تمہیں آدھا ڈھانچہ بھی نہیں ملے گا۔ جو تم اس سے پہلے اپنا چہرہ ڈھکا کرتی تھی اس کے قدموں پر مت چلو، اپنے چہرے کو ڈھانکنے کا صرف یہ فائدہ ہے کہ کچھ دنوں تک لوگ کہیں گے: کتنی اچھی دلہن آئی ہے۔ آپ کا گھنگھٹ تب ہی سچ ہوگا، جب آپ اچھلیں گے، ناچیں گے اور شان سے گائیں گے۔ رب کی تعریف کرو. -پی. 484، ایس جی جی ایس

خواتین اور درحقیقت تمام روحوں کو روحانی زندگی گزارنے کے لیے سختی سے حوصلہ افزائی کی گئی تھی:"آؤ، میری پیاری بہنو اور روحانی ساتھیو، مجھے اپنے آغوش میں گلے لگاؤ۔ چلو ایک ساتھ جڑتے ہیں اور ہمارے قادر مطلق مالک شوہر کی کہانیاں سناتے ہیں۔" - گرو نانک، صفحہ 17، ایس جی جی ایس۔

"دوست، باقی تمام لباس خوشی کو مار ڈالتے ہیں، اعضاء کو پہنتے سے تکلیف ہوتی ہے، اور دماغ کو غلط خیالات سے بھر دیتا ہے" - ایس جی جی ایس صفحہ 16

پگڑی کی اہمیت

پگڑی ہمیشہ سے سکھ کا کبھی الگ نہ ہونے والا حصہ رہی ہے۔ تقریباً 1500 عیسوی اور سکھ مذہب کے بانی یا جنم دینے والے گرو نانک کے زمانے سے، سکھ پگڑی پہنے ہوئے ہیں۔

پگڑی یا "پگڑی" کو اکثر "پگ" یا "دستار" کی شکل میں چھوٹا کیا جاتا ہے، ایک ہی لیکھ کے لیے الگ الگ بولیوں میں الگ الگ لفظ ہیں۔یہ سبھی لفظ مرد اور عورت دونوں کے ذریعے اپنے سر کو ڈھکنے کے لیے پہنے جانے والے کپڑے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔یہ ایک ہیڈ ڈریس ہے جس میں سر کے چاروں طرف ایک لمبے اسکارف کی طرح کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے یا کبھی کبھی ایک اندرونی "ٹوپی" یا پٹکا ہوتا ہے۔ روایتی طور پر ہندوستان میں، پگڑی صرف معاشرے میں اعلیٰ درجہ کے مرد ہی پہنتے تھے۔ پست جگہ یا نیچی ذات کے مردوں کو پگڑی پہننے کی اجازت نہیں تھی۔

حالاں کہ بغیر کٹے ہوئے بالوں کو رکھنے کے لیے گرو گوبند سنگھ نے پانچ کے یا بھروسے کے پانچ لیکھوں میں سے ایک کی شکل میں ضروری کیا تھا، یہ لمبے وقت سے 1469 میں سکھ کی شروعات سے ہی سکھ مذہب سے جڑا ہوا ہے۔ سکھ مذہب دنیا کا واحد مذہب ہے جو سبھی بالغ لڑکوں کے لیے پگڑی پہننا ضروری قرار دیتا ہے۔۔ مغربی ممالک میں پگڑی باندھنے والے زیادہ تر لوگ سکھ ہیں۔ سکھ پگڑی کو دستار بھی کہا جاتا ہے۔ 'دستار' فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب ہے 'واہے گرو کا ہاتھ' جس کا مطلب ہے ان کی دعا۔

سکھ اپنی کئی اور خاص پگڑیوں کے لیے مشہور ہیں۔ روایتی طور پر، پگڑی عزت کی نمائندگی کرتی ہے، اور طویل عرصے سے صرف شرافت کے لیے رکھی گئی ایک چیز رہی ہے۔ ہندوستان میں مغل دور حکومت میں صرف مسلمانوں کو ہی پگڑی پہننے کی اجازت تھی۔ تمام غیر مسلموں کو اسے پہننے سے سختی سے منع کر دیا گیا تھا۔

گرو گوبند سنگھ نے مغلوں کی اس پابندی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنے تمام سکھوں کو پگڑیاں پہننے کے لیے کہا۔یہ اعلیٰ اخلاقی معیارات کے اعتراف میں پہنا جانا تھا جو اس نے اپنے خالصہ پیروکاروں کے لیے تیار کیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کا خالصہ الگ ہو اور "باقی دنیا سے الگ دکھنے کے لیے" پرعزم ہو۔ وہ چاہتے تھے کہ سکھ گرووں کے بتائے ہوئے منفرد راستے پر چلیں۔ اس طرح، ایک پگڑی والا سکھ ہمیشہ بھیڑ سے الگ رہا ہے، جیسا کہ گرو کا ارادہ تھا۔ کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ اس کے 'صاحب سپاہی' نہ صرف آسانی سے پہچانے جائیں بلکہ آسانی سے مل بھی جائیں۔

جب کوئی سکھ مرد یا عورت پگڑی پہنتا ہے تو پگڑی صرف کپڑے کی پٹی نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ سکھ کے سر کے ساتھ ایک ہی ہوجاتا ہے۔ پگڑی ساتھ ہی سکھوں کے ذریعے پہننی جانے والی عقیدے کے چار دیگر مضامین کی مزید روحانی اور دنیاوی اہمیت ہے۔ جب کہ پگڑی پہننے سے اشارہ کئی ہیں۔ خودمختاری، قربانی، عزت نفس، بہادری اور تقوی، لیکن سکھوں کے پگڑی پہننے کی بنیادی وجہ یہ ظاہر کرنا ہے -ان کے جنم داتا خالصہ گرو گوبند سنگھ کے لیے ان کی محبت، اطاعت اور احترام۔

اوپر دی ہوئی روشنی والے الفاظ کو کسی اور چیز سے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ 'اسباب' ہو سکتے ہیں۔

پگڑی ہمارے لیے ہمارے گرو کا تحفہ ہے۔ اس طرح ہم خود کو سنگھ اور کور کی شکل میں تاج پہناتے ہیں جو ہماری اپنی اعلیٰ شعور کے لیے ذمہ داری کے تخت پر بیٹھتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے لیے یکساں طور پر، یہ پراجیکٹو شناخت شاہی، فضل اور امتیاز کا اظہار کرتی ہے۔ یہ دوسروں کے لیے ایک اشارہ ہے کہ ہم کبھی نہ ختم ہونے والی تصویر میں رہتے ہیں اور سب کی خدمت کے لیے کھڑے ہیں۔پگڑی مکمل ذمہ داری کے علاوہ کسی چیز کی نشاندہی نہیں کرتی۔ جب آپ اپنی پگڑی پہن کر باہر کھڑے ہونا چاہتے ہیں، تو آپ بغیر کسی خوف کے ایک فرد کے طور پر کھڑے ہوتے ہیں، چھ ارب لوگوں میں سے ایک فرد۔ یہ سب سے غیر معمولی کام ہے۔" (سکھ نیٹ سے نقل کیا گیا)

عاجزی آپ کے سفر کا نچوڑ ہے۔

عاجزی سکھ مذہب کا ایک اہم پہلو ہے۔ اس کے مطابق سکھوں کو رب کے سامنے عاجزی سے جھکنا چاہیے۔ عاجزی یا نرمی پنجابی میں پاس سے جڑا لفظ ہے۔ عاجزی ایک خوبی ہے، جس کی گربانی میں زور و شور سے تبلیغ کی جاتی ہے۔ اس پنجابی لفظ کا ترجمہ "عاجزی"، "مہربانی" یا "نرمی" ہے۔ کوئی شخص جس کا ذہن اس خیال سے پریشان نہ ہو کہ وہ کسی سے بہتر یا زیادہ اہم ہے۔

مسئلہ کی جگہ - اوپر صحیح جملہ نہیں ہے۔
یہ تمام انسانوں کی پرورش کے لیے ایک اہم خوبی ہے اور ایک سکھ کے ذہن کا ایک لازمی حصہ ہے اور یہ خوبی ہر وقت سکھ کے ساتھ ہونی چاہیے۔ سکھوں کے اسلحہ خانہ میں دیگر چار خصوصیات ہیں:
سچائی (شنی)، خوشی (سنتوکھ)، ہمدردی (مہربانی) اور پریم (محبت)۔
یہ پانچ خوبیاں ایک سکھ کے لیے ضروری ہیں اور ان خوبیوں کو پروان چڑھانے اور انہیں اپنی شخصیت کا حصہ بنانے کے لیے گربانی کا مراقبہ اور تلاوت کرنا ان کا فرض ہے۔
گربانی ہمیں کیا بتاتی ہے:
"عاجزی کا پھل بے حقیقی سکون اور خوشی ہے۔ عاجزی کے ساتھ وہ رب، کمال کے خزانے کا دھیان کرنا جاری رکھتے ہیں۔ رب سے آگاہ انسان عاجزی میں ڈوبا ہوا ہے۔ جس کا دل رحم سے عاجزی سے بھرا ہوا ہے۔ سکھ مذہب عاجزی کو بھیکھ مانگتا ہے۔ رب کے سامنے کٹورا۔

"صبر کو اپنے کان کی بالی، نرمی کو اپنے بھیک مانگنے کا پیالہ اور مراقبے کو

اس راکھ کو بنا لو، جو آپ اپنے جسم پر لگاتے ہیں"۔ ایس جی جی ایس صفحہ 6۔

"عاجزی کے دائرے میں لفظ حسن ہے۔ بے مثال حسن کی صورتیں ہیں۔" ایس جی جی ایس صفحہ 8۔
"عاجزی، نرمی اور عام فہم میری ساس اور سسر ہیں"۔ ایس جی جی ایس صفحہ 152۔

روحانیت کی طرف سفر

گرو گرنتھ صاحب ایک لافانی زندہ گرو، سکھ گروؤں، ہندو اور مسلم سنتوں کی ایک نظم کی شکل میں لیکھ ہے۔ تحریر ان کے ذریعے سے تمام بنی نوع انسان کے لیے واہے گرو کی طرف سے ایک تحفہ ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں نظر کسی بھی طرح کے دکھ کے بغیر رب کے انصاف پر مبنی معاشرے کی ہے۔ جب کہ گرنتھ ہندو مذہب اور اسلام کے صحیفوں کو مانتا ہے اور ان کی عزت کرتا ہے، یہ ان مذاہب میں سے کسی ایک کے ساتھ اعلیٰ کردار، میل ملاپ نہیں دکھاتا ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں عورتوں کو مردوں کے برابر ہی عزت دی جاتی ہے۔ خواتین میں بھی مردوں کی طرح روحیں ہوتی ہیں اور اس طرح انہیں نجات حاصل کرنے کے مساوی موقع کے ساتھ اپنی روحانیت پیدا کرنے کا مساوی حق ہوتا ہے۔ خواتین پہلے مذہبی اجتماعات سمیت تمام مذہبی، ثقافتی، سماجی اور سیکولر کاموں میں حصہ لے سکتی ہیں۔

سکھ مذہب مساوات، سماجی انصاف، انسانیت کی خدمت اور دوسرے مذہب کے لیے رواداری کی وکالت کرتا ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں مہربانی، ایمان داری، نرمی اور سخاوت کے نظریات پر عمل کرتے ہوئے سکھ مذہب کا لازمی پیغام ہر وقت رب کی روحانی عقیدت اور تعظیم ہے۔ سکھ مذہب کے تین بنیادی اصول ہیں: مراقبہ کرنا اور واہے گرو کو یاد کرنا، ایماندارانہ زندگی گزارنے کے لیے کام کرنا اور دوسروں کے ساتھ اشتراک کرنا۔

روح کے لیے اس روحانی سفر پر جانے کی کوشش کرنے کے لیے مبارکباد۔ ترجمہ کبھی بھی اصل کے قریب نہیں ہو سکتا، خاص طور پر جب پورا گرو گرنتھ صاحب نظم میں ہو اور استعاروں کا استعمال کام کو بہت مشکل بنا دیتا ہے۔ الہی پیغام میں، ہندو اور مسلم افسانوی کہانیوں کا اکثر خوشی، ہرناکش، لکشمی، برہما وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ براہ کرم انہیں لفظی طور پر نہ پڑھیں بلکہ ان کے پیچھے کی بات یا پیغام کو سمجھیں۔ توجہ اس بات پر ہے کہ رب ایک ہے اور اس کے ساتھ ایک ہونا انسانی زندگی کا کام ہے۔

آپ کی زبان میں رب کا پیغام آپ تک پہنچانے کے لیے یہ کام کئی رضاکار کے ذریعے برسوں سے کیا جا رہا ہے، اگر آپ کو کوئی سوال ہے، تو براہ کرم walnut@gmail.com پر بلا جھجک ای میل کریں اور ہم اس سفر میں آپ کے ساتھ شامل ہونا پسند کریں گے۔

SikhBookClub.com
SGGSonline.com